موت سے قبر تک
(باتصویر)

مصنف:
شفیق الرحمن فرخ

ناشر
ھدیٰ اکیڈمی
سٹریٹ 43 گلزیب کالونی سمن آباد. لاہور
0300-4478122

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی و شرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کے لکھنے، ترتیب دینے اور اس کی طباعت کرانے والوں کے اہل وعیال اور کاروبار میں خیر و برکت نازل فرما۔ آمین!

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۔ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ (الرحمٰن 26-27)
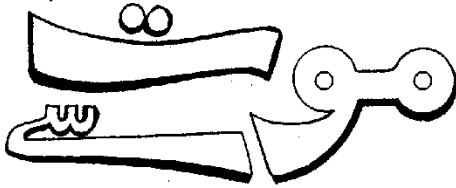
(باتصویر)

مصنف: شفیق الرحمن فرخ

ناشر
هدیٰ اکیڈمی
سٹریٹ 43 گلزیب کالونی سمن آباد۔ لاہور
0300-4478122

نام کتاب: موت سے قبر تک

مصنف: شفیق الرحمن فرخ

ناشر: ھدی اکیڈمی گلی نمبر 43 گلزیب کالونی

سمن آباد لاہور۔ 0300-4478122

اشاعت اول: صفر 1430ھ

اشاعت دوم: رجب 1431ھ

قیمت: 60 روپے

ہماری مطبوعات ملنے کے پتے:

☆ **اردو بازار لاہور:** السعود اسلامک بکس 0321-4255046، دار الشعور 7239138 البلاغ جیل روڈ 0300-8880450، نعمانی کتب خانہ 7321865، اسلامی اکیڈمی 7357587 مکتبہ اسلامیہ 7244973، مکتبہ قدوسیہ 7230585، مکتبہ سلفیہ 7237184، دار السلام 7232400 کتاب سرائے، 0300-9401474، مکتبہ محمدیہ 0300-4826023، مکتبہ تعمیر انسانیت 7310530، معارف اسلامی منصورہ 5432419، ادارہ اسلامیات انارکلی 7324412 نگارشات 7322892، دار الھدی 0300-9480166، دار الاندلس 7230549 البلاغ ماڈل ٹاؤن 0300-6112240، مکتبہ اصحاب الحدیث 7321823

☆ **اردو بازار گوجرانوالہ:** مدینہ کتاب گھر، مکتبہ نعمانیہ، والی کتاب گھر

☆ **اسلام آباد:** السعود اسلامک بکس 2261356، البلاغ 0300-5205060

☆ **فیصل آباد:** مکتبہ اسلامیہ 6301204، مکتبہ اہل حدیث امین پور بازار

☆ **کراچی:** مکتبہ اہل حدیث کورٹ روڈ، مکتبہ نور حرم 4965724

☆ **پشاور:** معراج کتب خانہ 214720

☆ **حیدر آباد:** مکتبہ دعوت السلفیہ 0333-2607264

☆ **چھانگا مانگا:** 0494381123

فہرست

حرفے چند از مولانا عبدالرحمٰن ضیاء	5
مقدمہ (طبع اول)	8
مقدمہ (طبع دوم)	11
تم کون ہو؟	12
قریب الموت کے لیے شرعی احکام	17
حسن خاتمہ کی علامتیں	20
وفات کے بعد حاضرین کی ذمے داریاں	25
میت کو غسل اور کفن دینے کا مسنون طریقہ	30
کفن کیسا ہو؟	33
میت کے غسل کے لئے ضروری اشیاء	36
ایک اہم مسئلہ	40
میت کے غسل کا تفصیلی طریقہ	42
عورت کو غسل دینے کا طریقہ	49
کفن پہنانے کا طریقہ	50
جنازے کو قبرستان کی طرف لے جانا	56
کن لوگوں کی نماز جنازہ پڑھی جائے اور کن کی نہیں؟	57

نمازِ جنازہ کن کن جگہوں پر پڑھنا درست ہے؟	59
نماز جنازہ کے متفرق مسائل	60
نماز جنازہ کا طریقہ	64
مسنون دعائیں	66
میت کو دفن کرنے کے مسائل	80
تعزیت کے آداب	83
قبروں کی زیارت کا شرعی طریقہ	85
جن کاموں سے میت کو ثواب ملتا ہے	86
میت سے متعلقہ بدعات	87
آخری اور یقینی سفر	91
آخرت کا پرچہ	93
ہماری دعوت	94

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفے چند

بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ

اما بعد!

زیرِ نظر کتاب ''موت سے قبر تک'' ہمارے قابل قدر واحترام بھائی، مدرس جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ لاہور۔ وایڈیٹر سہ ماہی مجلّہ نداء الجامعہ لاہور مولانا شفیق الرحمٰن فرخ حفظہ اللہ کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے، فاضل مصنف تدریس کے ساتھ ساتھ تصنیف کے جذبۂ وافر سے سرشار ہیں وقتاً فوقتاً کوئی نہ کوئی مفید کتاب ان کے قلم سے نکل کر منظرِ عام و منصۂ شہود پہ آتی رہتی ہے چنانچہ وہ اس سلسلہ میں مفید معلومات پر مشتمل متعدد کتب شائع کر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی زندگی میں مزید برکت عطا فرمائے۔ تاکہ وہ اس طرح کی نافع خدمات سرانجام دیتے ہی رہیں۔ آمین!

اب کے بار انہوں نے زیرِ نظر مفید کتاب ''موت سے قبر تک'' تصنیف فرمائی ہے، اس میں انہوں نے انسان کا موت سے قبر تک والا مرحلہ انتہائی احسن اور عام فہم انداز میں بیان کیا ہے۔ ہمارے معاشرہ میں عام طور پر دینی علوم سے تہی

دست لوگوں میں یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ جب ان میں سے کسی کا قریبی (والد، بھائی، بیٹا وغیرہ) وفات پا جاتا ہے تو وہ اس کی تجہیز و تکفین و تدفین کے متعلق پریشان ہو جاتے ہیں۔ اور میت کو ہاتھ تک لگانے سے بھی ڈرتے ہیں۔ اس کے حقوق کے متعلق اپنی ذمہ داریوں سے ناآشنا ہوتے ہیں، غسل، کفن، دفن، جنازہ کے متعلق کچھ نہیں جانتے، جنازہ میں پڑھی جانے والی دعاؤں سے بے خبر ہوتے ہیں اور تدفین و تعزیت تک کے ہر کام کے لیے انہیں کسی مولوی صاحب یا پھر کسی ملانے کا انتظار ہوتا ہے۔

حالانکہ ملانے تو بڑی حد تک ان امور کے متعلق صحیح اسلامی تعلیمات سے خود خالی ہوتے ہیں، پھر ان کے دلوں میں اس میت کے ساتھ کچھ بھی عاطفت و محبت نہیں ہوتی جنازہ کی دعائیں وہ نہیں جانتے ہر کام اتنی سرعت سے کرتے ہیں کہ جنازہ بھی ایک دو منٹ میں پڑھا کر فارغ ہو جاتے ہیں اور دیکھنے والا بھی اندازہ لگا لیتا ہے کہ یہ لوگ اس میت سے بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں۔ اور اسے اپنے لیے ایک بوجھ سمجھ رہے ہیں، پھر اس موقع پر قبل از دفن اور بعد از دفن لوگوں نے کئی ایک بدعات از خود ایجاد کی ہوئی ہیں جن کا کتاب وسنت میں کوئی ثبوت نہیں۔

ان مذکورہ کاموں کی اصلاح کی خاطر ہمارے فاضل مصنف مولانا شفیق الرحمٰن فرخ حفظہ اللہ نے یہ مختصر جامع کتاب تصنیف فرمائی ہے انہوں نے اس میں

غسل کا اسلامی طریقہ اس طرح آسان کر کے بیان کر دیا ہے گویا انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو اور میت کے گھر کا کوئی بھی نیک فرد اس کی روشنی میں خود بھی اپنی میت کو اسلامی طریقہ کے مطابق غسل دے سکتا ہے، اسی طرح جنازہ و دفن کے مراحل سے بھی بآسانی گزر سکتا ہے اور اس کتاب کا معزز قاری اس کے لیے کسی کے انتظار کی بھی ضرورت محسوس نہیں کرے گا۔ (ان شاء اللہ)

اسی طرح میت کے لیے ایصالِ ثواب کا مسنون طریقہ بھی ذکر کر دیا ہے۔

الغرض اس کتاب کو پڑھنے سے یقیناً انسان کی اصلاح ہوتی ہے اور اسے جلا ملتی ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو خواص و عوام میں مقبول بنائے اور اس کے فاضل مؤلف کریم کو اجر جزیل سے نوازے اور ہم سب کو کتاب و سنت کی روشنی میں ہی تمام کاموں کو سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(فضیلۃ الشیخ) مولانا عبد الرحمٰن ضیاء
مدرس صحیح بخاری
جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ لاہور

مقدمہ (طبع اول)

یہ دنیا فانی ہے اور اپنی مقررہ باری پر ہر ذی روح کو یہاں سے رخصت ہونا ہے۔اس کے متعلق ہمیں اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی باخبر کر رکھا ہے:

﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾ (الرحمٰن:26-27)

ترجمہ: ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہو جانے والی ہے اور صرف تیرے رب کی جلیل و کریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے۔

ہم روزانہ اپنے پیاروں کو اپنے ہاتھوں سے رخصت کرتے ہیں۔ درحقیقت ہمیں یہ اس بات کی یاددہانی (Reminder) ہوتی ہے کہ ہم خود بھی اس سفر کی تیاری کر لیں۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

موت کو کثرت سے یاد کیا کرو یہ دنیاوی لذتوں میں کھو جانے سے محفوظ رکھتی ہے۔(جامع ترمذی، ح:2307)

پھر کائنات کا یہ نظام ہے کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔ہم اگر

خواہش مند ہیں کہ ہماری موت پر ہمارے لواحقین، دوست احباب اور اقربا ہمیں مسنون طریقے سے رخصت کریں تو خود ہمیں بھی اپنے پیشرو مسافرانِ آخرت کے ساتھ یہی کردار اپنانا ہوگا۔

چنانچہ جہاں ہم میں سے ہر ایک کے لیے ضروری ہے کہ سفرِ آخرت کے لیے ہر وقت تیار رہیں اور اس سلسلہ میں کسی قسم کی کوتاہی نہ برتیں، وہاں ہمیں کفن، دفن، جنازہ اور تعزیت کے مسائل اور میت کے لیے کی جانے والی مسنون دعائیں بھی ضرور یاد ہونی چاہئیں۔ آج اگر ہم اپنی یہ ذمہ داری اپنے مسلمان بہن بھائیوں پر پوری کریں گے تو کل جب ہم خود ان دعاؤں کے محتاج ہوں گے تو امید کر سکتے ہیں کہ ہم پر بھی یہ ذمہ داری پوری کی جائے گی اور ہماری بخشش کا سامان تیار ہو سکے گا۔ ان شاء اللہ

اس کے علاوہ اس بات کی بھی اشد ضرورت ہے کہ ہم دین اسلام میں داخل ہونے والی بدعات سے آگاہ رہیں جن کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے۔ تاکہ ہم خود بھی ان بدعات سے محفوظ رہ سکیں اور دوسروں کو بھی بچا سکیں۔

قارئین کی اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے ہم نے اللہ تعالیٰ کی

توفیق سے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے۔جس میں یہ فکر شامل ہے کہ کم سے کم حجم میں ضروری مسائل اور دعائیں جمع کردی جائیں۔نیز ہر قسم کے رطب ویابس کو کتاب میں شامل کرنے کی بجائے صحیح احادیث کا التزام کیا گیا ہے۔میری اس حقیر کاوش میں میرے معتمد ساتھی مولانا عبداللہ یوسف الذہبی حفظہ اللہ [خریج جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ] کا تعاون بھی شامل ہے۔اللہ تعالیٰ انھیں خوب خوب جزائے خیر سے نوازے اور اس کاوش کو سند قبولیت عطا فرما کر اسے ہماری اور ہمارے اہل وعیال کی طرف سے قبول فرمالے کہ کسی نہ کسی طور وہ بھی اس بابرکت کام میں شامل ہیں۔آمین!

شفیق الرحمٰن فرخ بن ملک بشیر احمد

مدرس

جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لاہور

0300-4478122

مقدمہ (طبع دوم)

قارئین کرام کے ہاتھوں کی زینت بننے والی کتاب ''موت سے قبر تک'' درحقیقت دو سال قبل طبع ہونے والی کتاب ''موت سے افسوس تک'' کا اصلاح شدہ ایڈیشن ہے جس میں کئی ایک مسائل کا اضافہ ہو چکا ہے:

☆ میت کے غسل، کفن اور دفن کے متعلق تصویری وضاحت موجود ہے۔

☆ تمام پڑھی جانے والی عربی دعاؤں کو کاتب کے موٹے خط میں تیار کرایا گیا ہے۔

☆ چند ایک مضامین کا اضافہ کیا گیا ہے۔

☆ اس کا نام تبدیل کرنے کا باعث اہل علم کا اس جانب توجہ دلانا ہی ہوا کہ مؤمن کی کوئی حالت بھی ان شاء اللہ قابل افسوس نہیں ہے بلکہ اس کی زندگی کی طرح اس کی موت بھی اس کے لیے باعث رحمت ہوتی ہے اور رحمت پر افسوس نہیں ہوتا۔ یقیناً انسان کی فرقت پر لواحقین کو غم آتا ہے مگر وہ غم بھی ان کے لیے (اگر وہ صبر کریں تو) باعث اجر و ثواب ہوتا ہے۔ اس لیے اس کا نام طبع دوم میں ''موت سے قبر تک'' کر دیا گیا ہے۔

ہماری یہ دنیا اس قدر رنگین اور خوش نما ہے کہ موت جیسی کڑوی ترین حقیقت کو بھی لمحوں میں بھلا کر رکھ دیتی ہے، ادھر ہم اپنے پیاروں کو خود اپنے ہی ہاتھوں سے دفن کر کے فارغ ہوتے ہیں ادھر کچھ ہی دیر میں ہم اپنی اسی ڈگر پر چلنا شروع ہو جاتے اور اپنے قریب ہونے والے موت کے حملہ سے کوئی سبق نہیں لیتے اور اپنی ذات میں کوئی بہتری نہیں لاتے اور آخرت کی تیاری نہیں کرتے ، اس کیفیت میں انقلاب لانے اور احساس پیدا کرنے کی ایک تحریری کاوش......

تم کون ہو؟

ایک دن عاصم اور اس کے بیوی بچوں نے سیر (Outing) پر جانے کا فیصلہ کیا ان کا سفر شروع ہوا چلتے چلتے راستے میں ایک شخص کھڑا ملا عاصم نے پوچھا آپ کون ہیں؟

عاصم نے اپنے بیوی بچوں سے پوچھا کیا خیال ہے؟ ہم اسے ساتھ بٹھا لیں؟ سب نے کہا:

ضرور، کیوں کہ ہمیں اس سفر میں اس کی ضرورت پڑے گی اور اس کی موجودگی میں ہم سب کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔

عاصم نے مال کو بھی اپنے ساتھ بٹھا لیا اور آگے بڑھے جب تھوڑا آگے گئے تو ایک اور شخص کھڑا نظر آیا۔

عاصم نے ان سے بھی پوچھا آپ کون ہو؟ اس نے جواب دیا میں منصب ومقام ہوں

عاصم نے اپنے بیوی بچوں سے پوچھا کیا خیال ہے؟ کیا ہم اسے بھی ساتھ بٹھا لیں؟ سب نے کہا

ضرور کیوں نہیں ہمیں اس سفر میں اس کی ضرورت بھی پڑے گی اور دنیا کی لذتوں کا حصول اس کی موجودگی میں بہت آسان ہو جائے گا عاصم نے اسے بھی اپنے ساتھ بٹھا لیا اور مزید آگے بڑھ گئے

اس طرح اس سفر میں ان کی کئی قسم کی لذتوں اور خواہشوں سے ملاقات ہوئی عاصم سب کو ساتھ بٹھاتا آگے بڑھتا رہا آگے بھڑتے بھڑتے ایک اور شخص سے

ملاقات ہوئی عاصم نے پوچھا آپ کون ہیں؟

اس نے جواب دیا میں دین ہوں

عاصم نے اپنے بیوی بچوں سے پوچھا

کیا اسے بھی ساتھ بٹھالیں ؟ سب نے کہا! ابھی نہیں، یہ وقت دین کو ساتھ لے جانے کا نہیں ہے، ابھی ہم دنیا کی سیر کرنے اور انجوائے کرنے جارہے ہیں اور دین ہم پر بلا وجہ ہزار پابندیاں لگادے گا۔ پردہ کرو، حلال حرام دیکھو، نمازوں کی پابندی کرو اور بھی بہت سی پابندیاں لگادے گا اور ہماری لذتوں میں رکاوٹ بنے گا، ہم انجوائے نہیں کرسکیں گے لیکن ایسا کرتے ہیں کہ سیر سے واپسی پر ہم اسے ساتھ بٹھالیں گے۔

اس طرح وہ دین کو پیچھے چھوڑ کر آگے بڑھ جاتے ہیں

چلتے چلتے آگے چیک پوسٹ آجاتی ہے وہاں لکھا ہوتا ہے

stop

وہاں کھڑا شخص عاصم سے سختی سے کہتا ہے کہ وہ گاڑی سے اترے عاصم گاڑی سے اترتا ہے تو وہ شخص اسے کہتا ہے تمھارا سفر کا وقت ختم ہو چکا مجھے تمھارے پاس دین چیک کرنا ہے۔

عاصم کہتا ہے دین کو میں کچھ ہی دوری پر چھوڑ آیا ہوں مجھے اجازت دو میں ابھی جا کر اسے ساتھ لاتا ہوں

وہ شخص کہتا ہے اب واپسی ناممکن ہے تمھارا وقت ختم ہو چکا اب تمہیں میرے ساتھ چلنا ہوگا

عاصم کہتا ہے مگر میرے ساتھ مال منصب مقام اور بیوی بچے ہیں وہ شخص کہتا ہے اب تمہیں تمھارا مال منصب اور اولاد کوئی بھی اللہ کی پکڑ سے نہیں بچا سکتا دین صرف تمھارے کام آ سکتا تھا جسے تم پیچھے چھوڑ آئے ہو۔

عاصم پوچھتا ہے تم ہو کون؟

وہ کہتا ہے میں موت ہوں، جس سے تم مکمل غافل تھے اور عمل کو بھولے رہے۔

عاصم نے ڈرتی نظروں سے گاڑی کی طرف دیکھا۔ اس کے بیوی بچے اس کو اکیلے چھوڑ کر مال و منصب کو لئے کسی اور کے ساتھ اپنے سفر کو مکمل کرنے کے لیے آگے بڑھ گئے اور کوئی ایک بھی عاصم کی مدد کے لیے اس کے ساتھ نہ اترا۔ آہ...........

آپ کے خالق کا فرمان ہے:

مومنو ! تمہارا مال اور اولاد تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کر دے۔

اور جو ایسا کرے گا تو وہ لوگ خسارہ اٹھانے والے ہیں۔ (المنافقون:9)

اور فرمایا: جب کسی کی موت آ جاتی ہے تو اللہ اس کو ہرگز مہلت نہیں دیتا اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔(المنافقون:11)

نیز فرمایا: جس دن نہ مال ہی کچھ فائدہ دے سکے گا اور نہ بیٹے۔(الشعراء:88)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہر ذی روح کو موت کا مزا چکھنا ہے اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا تو جو شخص آتش جہنم سے دور رکھا گیا اور بہشت میں داخل کیا گیا وہ مراد کو پہنچ گیا اور دنیا کی زندگی تو دھوکے کا سامان ہے۔(آل عمران:185)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور بیٹے اور بھائی اور عورتیں اور خاندان کے آدمی اور مال جو تم کماتے ہو اور تجارت جس کے بند ہونے سے ڈرتے ہو اور مکانات جن کو پسند کرتے ہو اللہ اور اس کے رسول سے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے تمہیں زیادہ عزیز ہوں تو ٹھہرے رہو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم (یعنی عذاب) بھیجے اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا۔(التوبہ:24)

قریب الموت کے لیے شرعی احکام

ہر شخص کے لیے رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ موت کو کثرت سے یاد رکھا کرو۔ (جامع ترمذی، ح:2307)

ہر شخص کو یہ بھی چاہیے کہ اسے بحالت اسلام ہی موت آئے۔

(آل عمران:102)

قریب الموت مریض کے ذمے درج ذیل فرائض ہیں:

- مریض کو ہرگز موت کی تمنا نہیں کرنی چاہیے۔ (صحیح بخاری:3547) خواہ بیماری کتنی ہی شدید کیوں نہ ہو۔ بلکہ صبر سے کام لے اور اللہ سے اجر کی امید رکھے۔ اگر اسے دعا کرنی ہی ہے تو یوں کہے: اے اللہ! جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے، مجھے زندہ رکھ اور جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھے موت دے دے۔ (صحیح بخاری، 5671، صحیح مسلم، ح:2680)
- اگر مرنے سے پہلے وہ کسی چیز کی وصیت کرنا چاہتا ہے تو بلا تاخیر وصیت اپنے پاس لکھ کر رکھے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کسی مسلمان کے لائق نہیں کہ وہ دو راتیں بھی اس حال میں گزارے کہ وہ کسی چیز کی وصیت کرنا چاہتا ہو مگر اس کی وصیت تحریری شکل میں اس کے پاس موجود نہ ہو"۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے، مجھ پر ایک رات بھی ایسی نہیں گزری جب میری وصیت میرے پاس لکھی ہوئی نہ ہو۔ (صحیح بخاری: 2587 صحیح مسلم: 1647)

⦿ غیر وارثوں کے لیے وصیت کرے۔ ان رشتہ داروں کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں جو اس کے وارث بن کر اس کی جائداد میں سے حصہ لینے والے ہیں۔ (سنن ابوداؤد: 3565، جامع ترمذی: 1212)

⦿ اپنے مال میں سے زیادہ سے زیادہ ایک تہائی مال کی وصیت کرسکتا ہے۔ البتہ اس سے کم کی وصیت کرنا افضل ہے۔ اس سے زیادہ کی جائز نہیں۔ (صحیح بخاری: 2591، صحیح مسلم: 1628)

⦿ موجودہ دور میں چونکہ لوگوں میں میت کی تجہیز، تکفین، جنازے اور تدفین و تعزیت کے حوالے سے کئی بدعات پائی جاتی ہیں۔ اس لیے مناسب ہے کہ انسان مرنے سے پہلے وصیت کر جائے کہ میرے مرنے کے بعد میرے تمام معاملات سنت کے مطابق انجام دیے جائیں اور بدعات سے

اجتناب کیا جائے۔مثلاً میرے جنازے میں تاخیر نہ کی جائے،میری قبر پکی نہ بنائی جائے،اس پر کتبہ نہ لگایا جائے،میرے قل،ساتواں،چالیسواں نہ کرائے جائیں وغیرہ وغیرہ۔

- قریب الوفات مریض کے پاس جو لوگ بھی ہوں انہیں چاہیے کہ اسے کلمہ توحید کی تلقین کریں یعنی اسے کہیں کہ وہ کلمہ (لَا اِلٰـــهَ اِلَّا الـلّٰـــه) پڑھے۔(صحیح مسلم:916) کیونکہ جس نے مرتے وقت لا الـه الاالـلـه کہا وہ جنت میں جائے گا۔(صحیح مسلم:918)
- موت کے وقت اللہ تعالی پر حسن ظن رکھے۔(صحیح مسلم)
- سعادت مند موت (شہادت) کی آرزو رکھے۔

(صحیح بخاری:1890)

حسن خاتمہ کی علامتیں

قرآن وحدیث سے چنیدہ حسنِ خاتمہ کی چند علامات ذیل میں درج کی گئی ہیں لیکن اس کے باوجود کسی انسان کی اخروی کامیابی یا (اللہ رحم کرے) ناکامی مکمل طور پر بدست الٰہی ہے نہ جانے اسے اپنے بندے کی کون سی ادا پسند آ جائے اور اس کی رحمت جوش میں آ جائے۔

☆ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوئے انہیں مردہ نہ کہو وہ حقیقت میں زندہ ہیں، اپنے رب کے ہاں رزق پا رہے ہیں انہیں اللہ نے اپنے فضل سے جو کچھ عطا کیا ہے وہ اس پر خوش ہیں...... انہیں معلوم ہو چکا ہے کہ اللہ مؤمنوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ (آل عمران: 169 تا 171)

☆ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جل کر مر جانے والا شہید ہے۔ (سنن ابوداؤد: 3111)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

موت کے وقت مؤمن آدمی کی پیشانی پر پسینے کے قطرے آجاتے ہیں۔(جامع ترمذی:982)

☆ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص جمعہ کے روز یا جمعہ کی رات فوت ہوا اللہ تعالی اسے فتنہ قبر سے محفوظ کر دیتا ہے۔(جامع ترمذی:1074)

☆ آپ ﷺ کا فرمان ہے اللہ تعالی کی خوش نودی کے لیے لا الہ الا اللہ کہنے والا اگر موت تک اسی عقیدہ پر رہا تو اللہ تعالی اسے جنت دے گا۔(مسند احمد:5/391)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایک دن رات اللہ کی راہ میں پہرہ دینا ایک ماہ کے روزے اور عبادت سے بہتر ہے، اگر وہ اسی حالت میں مرگیا تو بھی اس کا اجر اور رزق جاری رہے گا، وہ فتنہ سے بھی محفوظ رہے گا۔(صحیح مسلم،ح:1913)

☆ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: اللہ کی رضا کی خاطر صدقہ کرنے والا اگر عمر بھر اس کام کو جاری رکھے تو فوت ہونے پر اللہ اسے جنت دے گا۔(مسند

احمد:5/391)

☆ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے (اپنی زندگی کا) آخری کلمہ (اخلاص کے ساتھ) لاالہ الااللہ کہا (کلمہ پڑھا) وہ جنت میں داخل ہوگیا۔ (مستدرک حاکم:1/351)

☆ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا اپنے مال کا دفاع کرتے ہوئے مارا جانے والا شہید ہے۔ (صحیح بخاری:2348)

☆ نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے: اللہ کی راہ میں ایک دن کا نفلی روزہ رکھنے والا اگر اپنے اس عمل پر وفات پا جائے تو جنت میں داخل ہوگا۔ (مسند احمد:5/391)

☆ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تپ دق (T.B) کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔ (مجمع الزوائد:2/317)

☆ آپ ﷺ کا ارشاد ہے (کسی طرح بھی) اللہ کی راہ میں فوت ہونے والا شہید ہے۔ (صحیح مسلم :1915)

☆ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: حمزہ بن عبدالمطلب (آپ کے چچا) شہداء کے

سردار ہیں اور وہ آدمی جس نے ظالم امام (حاکم) کو نیکی کی تلقین کی اور برائی سے روکا تو حاکم نے اسے قتل کر دیا۔ (مستدرک حاکم 3/195)

☆ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل وعیال کی عزت کا دفاع کرتے ہوئے اگر کوئی قتل ہو جائے تو وہ شہید ہے۔ (سنن نسائی: 4094)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے دین کے دفاع میں مارا گیا وہ شہید ہے۔ (سنن ابوداؤد: 4772)

☆ آپ ﷺ کا فرمان ہے: جو آدمی اپنے خون کا دفاع کرتے کرتے قتل ہو گیا تو وہ شہید ہے۔ (سنن ترمذی: 1421)

☆ آپ ﷺ نے فرمایا: جو عورت اپنے بچے کی پیدائش کی وجہ سے فوت ہو گئی شہید ہے۔ (مسند: 4/201)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ذات الجنب (پہلو کے درد) [نمونیہ] سے مرنے والا شہید ہے۔ (مؤطا امام مالک: 36)

☆ آپ ﷺ نے فرمایا: طاعون کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔ (صحیح مسلم: 1915)

☆ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی راہ میں قتل ہونے والا شہید ہے۔ (صحیح مسلم :1915)

☆ آپ ﷺ کا ارشاد ہے: پیٹ کی بیماری سے مرنے والا شہید ہے۔ (صحیح مسلم :1915)

☆ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: غرق ہو کر مرنے والا شہید ہے۔ (صحیح مسلم :1915)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ملبہ تلے آ کر دم توڑنے والا شہید ہے۔ (صحیح مسلم :1914)

وفات کے بعد حاضرین کی ذمے داریاں

☆ میت کی آنکھیں بند کر دیں اور اس کے لیے دعا کریں۔ (صحیح مسلم :920)
اسی طرح میت کے پاؤں کے انگوٹھے باندھ دیے جائیں تا کہ ٹانگیں سیدھی رہیں اور جبڑے کھل جانے کے ڈر کے پیش نظر منہ بھی باندھ دیا جائے۔ نیز اس کے سر کے نیچے اگر تکیہ ہو تو اسے نکال دیا جائے اور اگر مصنوعی دانت یا زیور یا گھڑی یا کمر بیلٹ وغیرہ پہنی ہوں تو وہ بھی اتار لیے جائیں۔ [یہ باتیں احادیث میں تو مذکور نہیں، البتہ بعض اوقات پیش آ جاتی ہیں]

☆ میت کے جسم کو کپڑے سے ڈھانپ دیں۔ رسول اللہ ﷺ جب فوت ہوئے تو آپ کو دھاری دار چادر سے ڈھانپ دیا گیا۔ (صحیح بخاری: 5814، صحیح مسلم: 942)

☆ وہ شخص جو احرام باندھے ہوئے فوت ہو جائے، اس کا سر نہیں ڈھانپا جائے گا۔ وہ قیامت کے دن تلبیہ کہتے ہوئے اٹھایا جائے گا۔ (صحیح

بخاری:1265،صحیح مسلم:2096)

☆ میت کے پاس کوئی بری بات نہ کرے بلکہ خیر کے کلمات ادا کرنے چاہئیں کیونکہ اس موقع پر یہاں موجود اللہ کے فرشتے آمین کہتے ہیں۔(صحیح مسلم:920)

☆ موت کی خبر سن کر میت کے لیے مغفرت کی دعائیں کریں۔(مسند احمد)

☆ ورثاء کو چاہیے کہ میت کے ذمے اگر کسی کا قرض ہے تو اسے جلد از جلد ادا کر دیں۔ نبی ﷺ کا فرمان ہے: مومن کی روح قرض کے ساتھ معلق رہتی ہے۔حتی کہ اسے ادا کر دیا جائے۔(سنن ابن ماجہ:2413،جامع ترمذی:1079,1078)

☆ لوگوں کو وفات کی اطلاع دینا جائز ہے۔رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی وفات کی لوگوں کو اطلاع دی تھی(صحیح بخاری:1327)

☆ حالت غم میں اونچی آواز سے رونا ،چیخنا، چلانا، پیٹنا، بال نوچنا، گریبان پھاڑنا، بین وغیرہ کرنا درست نہیں ۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے رخسار پیٹے، گریبان پھاڑا اور جاہلیت کی طرح باتیں کیں وہ ہم میں سے نہیں۔(صحیح بخاری:1294)

☆ میت کے اہل خانہ کے نوحہ کرنے اور رونے سے میت کو عذاب

ہوتا ہے۔(صحیح بخاری:1290)

☆ جس کا کوئی پیارا فوت ہو جائے اور وہ صبر سے کام لے تو اس کی جزا جنت ہے۔(صحیح بخاری:6424)

☆ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کا بوسہ لیا۔(صحیح بخاری:2141)

☆ خاموشی سے آنسو بہانا اور میت کو بوسہ دینا جائز ہے۔(سنن ابو داؤد:3163)(البتہ کسی مرد کے لئے غیر محرم عورت کو بوسہ دینا جائز نہیں)

☆ میت کے لواحقین سے تعزیت کرنا سنت ہے اور اس کا بڑا ثواب ہے۔اس موقع پر تعزیت کی دعا بھی پڑھیں جو اس کتاب میں ''تعزیت کے آداب'' عنوان میں موجود ہے۔(صحیح بخاری:1284)

☆ میت کے ورثا اور لواحقین کے لیے کھانے کا بندوبست کرنا اہل محلّہ کی ذمہ داری ہے۔(سنن ابوداؤد:3132)مقامی لوگ میت کے گھر سے کھانے کی بجائے اپنے گھروں سے کھائیں۔اسی طرح باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کی ضیافت کی ذمہ داری بھی میت کے گھر والوں پر نہیں ڈالنا چاہیے بلکہ کوئی دوسرا یہ ذمہ داری لے لے۔کیونکہ میت کے گھر والے پریشانی

میں مبتلا ہوتے ہیں وہ یہ بھاگ دوڑ نہیں سنبھال سکتے۔

☆ سوگ کے ایام صرف تین ہیں۔البتہ عورت خاوند کی وفات پر چار ماہ دس دن تک سوگ میں رہے(صحیح بخاری:1279،سورۃ البقرۃ:234)

☆ سوگ کے دوران عورت سرمہ،خوشبو،مہندی اور زرد رنگ کا لباس پہننے سے پرہیز کرے۔ (صحیح مسلم:938)

☆ موت کے بعد لواحقین اس کی شرعی وصیت میں کسی قسم کی تبدیلی نہ کریں۔(البقرۃ:181)

☆ لیکن اگر وصیت میں مرنے والے نے کوئی ناانصافی کی ہو تو ایسی صورت میں متعلقین کے مابین اصلاح کی غرض سے کوئی تبدیلی کر دے تو کوئی مضائقہ نہیں۔(البقرۃ:182)

☆ نبی اکرم ﷺ نے احرام کی حالت میں سواری سے گر کر فوت ہو جانے والے کے متعلق فرمایا تھا کہ اسے بیری کے پتوں والے پانی سے غسل دے کر احرام کی دو چادروں میں ہی کفن دیا جائے۔(صحیح بخاری:1267،صحیح مسلم:1206)

☆ میت کے ساتھ کسی قسم کا برا یا سخت رویہ ہرگز نہ اپنانا چاہیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

میت کی ہڈی توڑنا گناہ میں ایسے ہی ہے جیسے کسی زندہ کی ہڈی توڑی جائے۔(سنن ابن ماجہ:1617)

☆ میت کو گالی نہ دی جائے کیوں کہ انہوں نے جو کچھ اعمال میں سے آگے بھیجا وہ اس کی طرف منتقل ہو گئے۔(صحیح بخاری:1393)

ویسے بھی یہ میت کے زندہ لواحقین کے لیے باعث تکلیف ہوگا۔(جامع ترمذی:1982)

میت کو غسل اور کفن دینے کا مسنون طریقہ

- غسل کے لیے پردے کا اہتمام ہونا چاہیے۔ زندہ انسان کی طرح میت کے ستر کو بھی دیکھنا جائز نہیں۔
- سب سے پہلے میت کے پیٹ کو دبائیں تاکہ کوئی نجاست وغیرہ ہو تو وہ خارج ہو جائے۔
- اگر میت کے پیٹ میں ہوا بھری ہو تو اسے ہلکا ہلکا اوپر سے نیچے مساج کر کے نکال لیں اس دوران دوسرا شخص میت کی ایک ٹانگ بھی اوپر کو اٹھائے تاکہ دبر کی راہ سے ہوا نکل جائے۔
- استنجاء وغیرہ کرانے کے بعد وضو کرائیں اور اسے دائیں جانب سے شروع کریں۔ (صحیح بخاری:1255، صحیح مسلم:939)
- غسل دینے والا اگر میت میں کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھے تو اسے

دوسروں کے سامنے ظاہر نہ کرے۔(سنن البیہقی)

- پانی اور بیری کے پتوں کے ساتھ تین، پانچ یا سات مرتبہ غسل دینا چاہیے اور آخر میں کافور بھی شامل کر لینی چاہیے۔(صحیح بخاری:1253،صحیح مسلم:939)

- میاں بیوی ایک دوسرے کو غسل دے سکتے ہیں۔نبی ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اگر آپ مجھ سے پہلے فوت ہو گئیں تو میں آپ کو غسل اور کفن دوں گا۔(سنن ابن ماجہ:1465)

- عورت کے بال کھول کر اسے اچھی طرح دھوئیں اور پھر ان کی تین مینڈھیاں بنا دیں۔(صحیح بخاری:1260)

- غسل کے بعد عورت کے بالوں کی میڈھیاں بنا کر انہیں پیچھے کی طرف ڈال دیا جائے،(صحیح بخاری:1263)

- جو شخص کسی میت کو غسل کرائے اس پر غسل کرنا ضروری نہیں۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم میت کو غسل دیتے تھے تو ہم میں سے بعض غسل کرتے اور بعض نہیں کرتے تھے۔(سنن دار قطنی:2/72)

البتہ بعض احادیث میں میت کو غسل دینے والے کو خود غسل کرنے اور جنازے کو اٹھانے والے کو وضو کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔(جامع ترمذی) یہ حکم وجوب کے لیے نہیں بلکہ استحباب کے لیے ہے۔یعنی اگر کوئی کرے گا تو اسے ثواب ملے گا لیکن نہ کرنے والے کو گناہ نہیں ہوگا۔

❀ غسل کے آخری بار کے پانی میں کافور (ایک خوش بودار مگر کیڑوں مکوڑوں سے محفوظ رکھنے والی [Anti Septic] دوا) شامل کرلیں۔(صحیح بخاری:1261)

کفن کیسا ہو؟

❁ کفن صاف ستھرا اور موٹا ہو، تاکہ میت کو ڈھانپ لے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو کفن دے تو اسے اچھا کفن دینا چاہیے۔ (صحیح مسلم: 943)

❁ کفن تین چادروں پر مشتمل ہو۔ رسول اللہ ﷺ کو تین سفید چادروں میں کفنایا گیا تھا جن میں قمیض اور پگڑی نہیں تھی۔ (صحیح بخاری: 1264، صحیح مسلم: 941)

❁ عورت کے لیے کفن میں (اگر میسر ہوں تو) پانچ کپڑے استعمال ہوتے ہیں: تہہ بند، کرتہ، اوڑھنی (سر بندھن) چادر، لفافہ [ورنہ مجبوری میں ایک کپڑا بھی جائز ہے] (سنن ابوداؤد 3157، صحیح بخاری، ترجمۃ الباب: 1261)

❁ میت کو خوشبو لگانا مستحب ہے۔ (مسند احمد: 3/331)

❁ اگر زیادہ کفن میسر نہ ہوں تو ایک کفن میں ایک سے زیادہ مردے

دفن کیے جا سکتے ہیں۔ (صحیح بخاری:1343)

❀ کفن قیمتی کپڑے کا نہ ہو کیوں کہ یہ بہت جلد مٹی کھا جاتی ہے۔
(سنن ابوداؤد:3154)

❀ کفن کے لئے بہترین سفید کپڑا ہوتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ:1472)

❀ کفن میں کپڑا چھوٹا پڑ جائے تو سر ڈھانپ دیں اور پاؤں گھاس وغیرہ سے بھی ڈھانپ سکتے ہیں۔ (سنن ابوداؤد:3155)

تین کپڑوں پر مشتمل کفن کی تصویری تفصیل
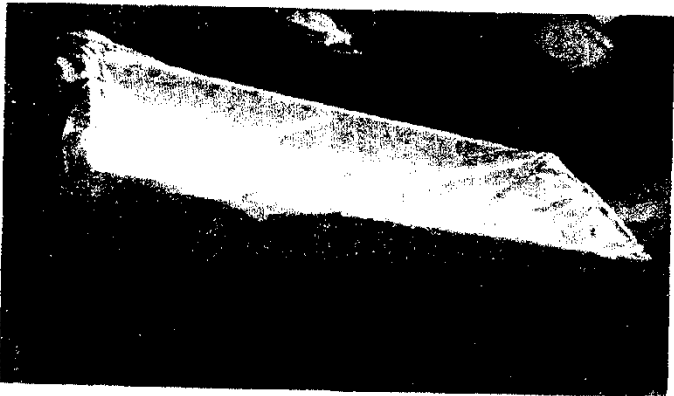
1۔ لفافہ (بڑی چادر)
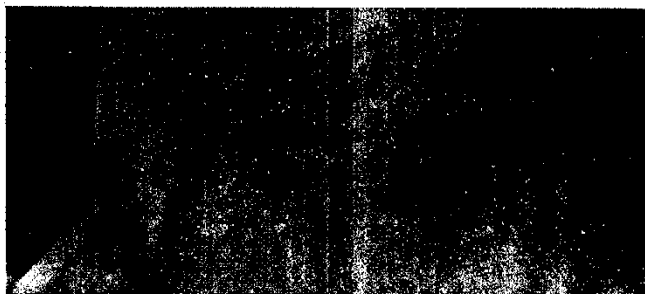
2۔ قمیض (T کی طرح کٹ لگایا گیا ہے)
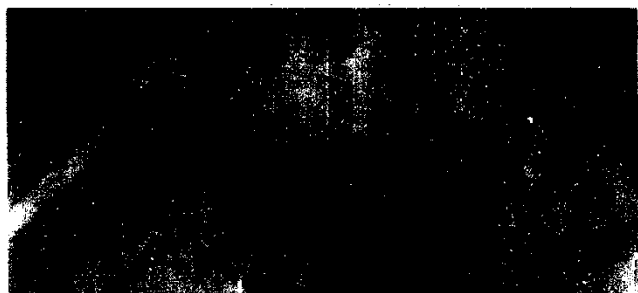
3۔ تہ بند (میت کی ستر پوشی کے لئے)

میت کے غسل کے لیے ضروری اشیاء

غسل سے قبل تسلی کر لی جائے کہ غسل سے متعلقہ تمام ضروری اشیاء موجود ہیں۔ مثلاً:

ضرورت کا پانی، صابن، شیمپو، کافور، دستانے، خوشبو، کفن، روئی، قینچی، تین رسیاں، پانی انڈیلنے کا برتن، بیری کے پتے، تولیہ، جنازہ چارپائی، پٹی، بڑی چادر (کھیس یا کمبل)، تختہ غسل، موٹا کپڑا۔

ضرورت کے لحاظ سے چیزوں کی وضاحت:

پانی: غسل دینے (نہلانے) کے لیے۔

صابن: جسم کی اچھی طرح صفائی کرنے، میل کچیل دور کرنے کے لیے۔

شیمپو: میت کے سر کے بالوں کو اچھی طرح دھونے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے، اگرچہ کہ یہ کام صابن سے بھی انجام پا سکتا ہے۔

کافور: آخری مرتبہ کا پانی ڈالتے ہوئے کافور پیس کر محلول بنا کر جسم پر چھڑک دیں، ٹھنڈک، خوشبو اور قبر کے کیڑوں کو جسد خاکی سے دور رکھنے کے لیے۔

دستانے: نہلانے والے شخص کو خصوصا بائیں ہاتھ پر پہن کر میت کے بول و براز کے مقامات کی اچھی طرح صفائی کے لیے۔ اگر کپڑے کے ہوں تو بے شک دو تین مرتبہ بدل بدل کر صفائی کر لیں اور اگر آپریشن میں استعمال ہونے والے ربڑ کے دستانے ہوں تو انہیں بار بار دھو کر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

خوشبو: غسل کے بعد میت کے جسم اور کفن کو خوشبو لگانا سنت ہے۔ (عورت کی میت کو خوشبو نہ لگائیں)

کفن: میت کا سفر آخرت کے لیے مقرر کردہ لباس۔

روئی: میت کا وضو کراتے وقت منہ کی کُلی اور ناک کا پانی چڑھانا روئی کے ساتھ ممکن اور آسان رہتا ہے۔

قینچی: قینچی یا کپڑا کاٹنے کا کوئی بھی آلہ اس وقت مطلوب ہوتا ہے جب غسل کے لیے میت کا لباس با آسانی نہ اتر رہا ہو۔ ایسی صورت میں اس لباس کو سینے سے دامن تک اور بازوؤں سے کاٹ کر میت کے جسم سے کھینچ لیا جاتا ہے۔

برتن: میت پر پانی ڈالنے کے لیے یا تو پلاسٹک کے پائپ سے براہ راست پانی ڈالا جائے گا یا پھر کسی بڑے برتن یعنی مگ یا ڈونگے کے ساتھ میت پر پانی ڈالا جائے گا۔

بیری کے پتے: غسل کے پانی میں اگر بیری کے پتے بھی ملا لیے جائیں تو یہ مسنون عمل ہے۔ (صحیح بخاری:1253، صحیح مسلم:939)

تولیہ: میت کے جسم کو غسل کے بعد پونچھنے اور صاف کرنے کے لیے۔

3 رسیاں: اگرچہ کہ یہ کفن کے کپڑے سے ہی بنی ہوں، کفن کو سر اور پاؤں کی جانب اور درمیان سے باندھنے کے لیے انہیں استعمال کیا جاتا ہے۔

جنازہ چارپائی: یہ عام طور پر مساجد میں بطور خاص بنا کر رکھی ہوتی ہے، تاہم اگر ایسا نہ بھی ہو تو کوئی صاف چارپائی (اسٹریچر) میت کا جنازہ کندھوں پر اٹھانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

بڑی چادر: بڑی چادر (کھیس وغیرہ) میت کا جنازہ لے جاتے ہوئے اس پر اس لیے ڈال دیتے ہیں تاکہ اس کے اعضا یا کوئی خاص کیفیت ظاہر نہ ہو اس موقع پر لوگ کلمہ طیبہ یا درود شریف لکھی چادر میت پر بطور تبرک ڈال دیتے ہیں، یہ عمل غیر شرعی ہے، اس سے کوئی تبرک حاصل نہیں ہوتا بلکہ اگر غور کیا

جائے تو یہ ان مقدس کلمات کی توہین ہے کیونکہ یہ مقدس کلمات ان مقامات اور موقعوں کے استعمال کے لیے نہیں بتائے گئے۔

پٹی (Bendage): بعض اوقات میت زخمی ہو اور خون بہہ رہا ہو یا منہ کھلا ہو تو اسے باندھنے کے لیے، یا کسی اہم مقام پر روئی رکھنا ضروری ہو اور وہ خود نہ ٹھہر سکے تو اس مقام پر پٹی (Bendage) کا استعمال کیا جاتا ہے۔

تختہ غسل: عام طور پر غسل کا مرحلہ گھروں میں ہی طے کر لیا جاتا ہے، میت کو نہلانے کے لیے عام طور پر مساجد میں لکڑی کا ایک تختہ بنایا گیا ہوتا ہے، لوگ بوقت ضرورت یہ تختہ عاریتاً گھروں میں لے جاتے ہیں اور اس پر میت کو لٹا کر، اس کے کپڑے اتار کر غسل دیا جاتا ہے، ہونے کو تو یہ کام فرش پر بھی ہو سکتا ہے تاہم تختہ کا استعمال بطور احترام میت کیا جاتا ہے۔

کافور اور خوشبو (اختتام غسل پر ان کا استعمال ہوتا ہے)
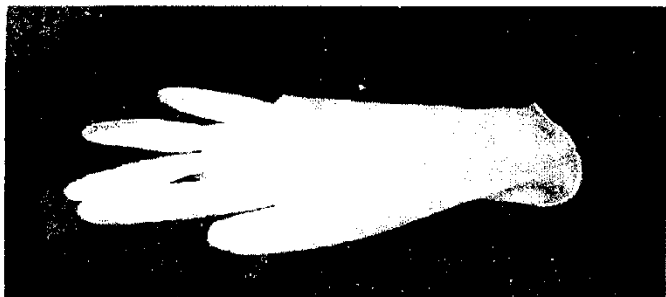
غسل میت میں استعمال ہونے والے دستانے

عرب ممالک میں میت کے غسل کے لیے خاص جگہیں بنی ہوتی ہیں انہیں "مَغْسَلَةُ لِلْاَمْوَاتِ" میت کو غسل دینے کا کمرہ کہا جاتا ہے۔ یہاں لکڑی کے تختہ کی بجائے چینی کی ٹائیلیں لگا کر بہت اچھا، صاف ستھرا شیلف بنا ہوتا ہے، اس کے ساتھ ہی ٹھنڈے گرم پانی کی ٹونٹیاں اور پلاسٹک کے پائپ لگے ہوتے ہیں۔ علاقے کے لوگ یہیں سے اپنی میت کو غسل دلوا لیتے ہیں۔

موٹا کپڑا: میت کو غسل دینے کے لیے کپڑے اتارتے وقت، اس کے مخصوص حصوں کو موٹے کپڑے سے ڈھانپ دیا جائے۔

ایک اہم مسئلہ:

میت کو غسل دیتے وقت کئی لوگ میت کے بغلوں اور زیر ناف بالوں کو صاف کرنے اور ناخن اتارنے کی ضرورت محسوس کرتے ہیں بلکہ کئی

لوگ تو یہ کام کر بھی دیتے ہیں۔بعض کتابوں میں بھی اس کے متعلق لکھا ہوا ہے کہ یہ کام کر دیا جائے۔حالانکہ مسلمان اول تو 40 روز کے اندر اندر اپنی ضروری صفائی کر کے رکھتا ہے، تاہم بیماری لمبی ہونے یا نہ ممکن ہونے کی صورت میں اس کی زندگی میں ہی اس کے لواحقین کی یہ اخلاقی اور شرعی ذمہ داری ہے کہ اس کے ضروری معاملات کا خیال رکھیں۔کہیں یہ سب صورتیں اگر کارگر نہیں بھی رہیں تو اب بعد از وفات یہ میت مکلّف نہیں رہی جبکہ مذکورہ اعمال تو مکلّف شخص کی ذمہ داری ہے اور یہ واضح ہے کہ مکلّف زندہ ہوتا ہے۔

دوسری یہ بھی بات ہے کہ زیر ناف بال اتارتے ہوئے میت کی شرمگاہ پر نظر کا جانا یقینی امر ہے جو کہ غیر مناسب ہے، حالانکہ ان مقامات کی واجبی صفائی بغیر دیکھے صرف ہاتھ سے ہی پانی کے ساتھ ہو جاتی ہے۔

تیسری یہ بھی وجہ ہے کہ کتاب وسنت کا واضح شرعی حکم ان اعمال کو میت کے لیے انجام دینے کا کہیں بھی مذکور نہیں لہٰذا اسے اسی کیفیت میں ہی اللہ کے سپرد کیا جائے اور اپنی مرضی کا معاملہ میت سے نہ کیا جائے۔واللہ اعلم بالصواب۔

میت کے غسل کا تفصیلی طریقہ

سب سے پہلے میت کو اٹھا کر تختہ غسل پر لٹایا جائے، موٹے کپڑے سے اس کے مخصوص حصوں کو ڈھانپ دیا جائے۔

میت کے کندھوں کی جانب سے تھوڑا سا اٹھا کر بیٹھنے کی کیفیت میں کریں تاکہ پیٹ میں کوئی مواد ہو تو بآسانی دبر کے راستہ نکل جائے۔

میت کے پیٹ پر بھی ہاتھ سے ملا جائے اس طرح بھی پیٹ نرم ہو جائے گا اور فاضل مواد کا پیٹ سے اخراج ممکن جائے گا۔

میت کے زیر ناف حصہ جس پر موٹا کپڑا بطور ستر پوشی موجود ہے، اس حصہ کو پانی ڈال کر بائیں ہاتھ پر دستانہ چڑھا کر بن دیکھے اچھی طرح صاف کیا جائے کہ تسلی ہو جائے کہ یہ دونوں جگہیں پاک صاف ہو گئی ہیں بعد ازاں اس جگہ (زیرِ ناف) کو صابن لگا کر گھٹنوں تک اچھی طرح مل کر دھو دیں تاکہ اب تمام غسل کے دوران اس جگہ پر ہاتھ لگانے یا صفائی کی ضرورت نہ

رہے اور غسل کے مکمل ہونے تک غسل کرانے والے کے ہاتھ بھی پلید نہ ہوں۔ اس مقصد کے لیے اس دوران اگر میت کو کچھ دائیں یا بائیں پہلو کے بل بھی کرنے کی ضرورت پیش آئے تو غسل کرانے والے کے معاونین اس کے ساتھ تعاون کریں۔

واضح رہے کہ ستر پوشی کے لیے اختیار کیا گیا کپڑا اگر گیلا ہو کر ستر کے ساتھ چمٹ کر اسے ظاہر کر رہا ہے تو اس کی جگہ دوسرا کپڑا لیا جائے لیکن اگر وہ موٹا ہے تو بدلنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔

غسل میت میں استعمال ہونے والے برتن

میت کا غسل بھی بالکل زندہ شخص کے غسل ضروری کی طرح اس کے قریب قریب ہی ہوتا ہے، اب وضو کی طرح میت کے اعضاء کو دھویا جائے۔ میت کا دایاں ہاتھ کلائی تک اس طرح دھویا جائے کہ ہاتھ کی انگلیوں کا خلال بھی ہو جائے اور اوپر نیچے سے ہاتھ اچھی طرح دُھل جائے۔ اب دائیں ہاتھ کی طرح بائیں ہاتھ کو دھویا جائے دونوں ہاتھوں کو دھونے کا یہ عمل تین یا دو یا ایک دفعہ کیا جا سکتا ہے۔

اب روئی گیلی کر کے ہلکی سی نچوڑ لیں اور اس سے منہ کو اندرونی طور پر صاف کیا جائے خصوصاً اس کے دانت اور ہونٹ اچھی طرح صاف کر دیں یہ عمل بھی تین، دو یا ایک دفعہ کیا جا سکتا ہے، ہر مرتبہ نئی روئی لیں۔ اس کے بعد دوبارہ قدرے کم مقدار میں روئی لے کر اسے گیلا کر کے نچوڑ لیں اور ناک کے نتھنوں میں پہلے دائیں اور پھر بائیں نتھنے میں روئی ڈال کر ناک کی اندرونی صفائی کر دیں، ہر نتھنے کے لیے الگ روئی لیں، یہ عمل بھی تین، دو یا ایک مرتبہ کیا جا سکتا ہے۔

اب چہرہ اس طرح دھو لیں کہ پہلے منہ، نتھنوں اور کانوں کے سوراخوں پر صاف خشک روئی رکھ کر یا ناک اور منہ پر اس طرح ہاتھ رکھ لیں

کہ ناک اور منہ میں پانی نہ جائے، (ناک اور منہ میں پانی جانے سے بچانے کے لیے میت کا سر قدرے اٹھا کر ماتھے کی طرف سے پانی انڈیلا جائے تب بھی منہ اور ناک میں پانی نہیں جائے گا) چہرے کو مَل کر دھولیں یہ عمل بھی تین، دو یا ایک دفعہ انجام دیں۔ ہر مرتبہ اگر ضرورت محسوس کریں تو روئی بدل لیں، یاد رہے چہرے کی حد پیشانی سے سر کے شروع ہونے والے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے گردن کے شروع تک اور دائیں کان کی لو سے بائیں کان کی لو تک ہے، آنکھوں کے حلقوں کو بھی مَل لیں۔ داڑھی کا خلال کریں۔ یاد رہے کہ کہنی بازو میں شامل ہے اس کے بعد ہاتھ سے کہنی تک دایاں بازو مَل کر دھویا جائے۔

دائیں بازو کی طرح اب میت کا بایاں بازو بھی کہنی تک اسی طرح مل کر دھولیں دونوں بازو دھونے کا یہ عمل بھی تین، دو یا ایک مرتبہ کیا جا سکتا ہے۔ میت کے سر کا مسح کرائیں۔ غسل دینے والا اپنے دونوں ہاتھ گیلے کر کے میت کے پیشانی کے بالوں سے سر کی جانب دونوں ہاتھوں کو میت کی گدی تک لے جا کر پھر انہیں سر پر پھیرتے ہوئے وہیں لا کر اٹھائے جہاں

سے اس نے اپنے ہاتھوں کو میت کے سر پر پھیرنا شروع کیا تھا۔

پھر انہی ہاتھوں کی شہادت کی انگلی سے میت کے کانوں کے اندرونی حصہ کا مسح کرائے اور انگوٹھوں سے کانوں کی پچھلی جانب کا مسح کرائے سر اور کانوں کا یہ مسح ایک مرتبہ ہی کرایا جائے گا۔

اب میت کا دایاں پاؤں اس طرح مل کر دھویا جائے گا کہ پاؤں کی انگلیوں کا خلال بھی ہو جائے اور ٹخنے سے اوپر تک صاف ہو جائے اور ایڑی سمیت پاؤں کا کوئی حصہ خشک نہ رہے۔ پھر اسی طرح بایاں پاؤں دھویا جائے گا یہ عمل بھی تین، دو یا ایک بار کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح اب تک میت کے غسل کے لیے وضو تک کا مرحلہ مکمل ہو گیا۔

اس کے بعد میت کے سر کی جانب سے شروع کر کے پورے بدن پر اس طرح پانی بہائیں کہ پہلے جسم کی دائیں جانب اور پھر بائیں جانب پر پانی بہے۔ یہ پورے جسم پر پہلی دفعہ پانی ڈالا گیا ہے۔ چونکہ ناف سے گھٹنوں تک کے حصہ کو پہلے ہی صابن لگا کر اچھی طرح صاف کر لیا تھا۔ اب یہ حصہ چھوڑ کر باقی پورے بدن (جس میں سر، چہرہ، بازو، جسم کا سامنا حصہ [پیٹ،

چھاتی وغیرہ] جسم کا پچھلا حصہ [کمر] گھٹنے سے نیچے کا ٹانگوں کا حصہ اور پاؤں شامل ہیں) کو صابن سے مل کر صاف کریں۔ سر اور داڑھی کے بالوں کو اگر صابن کی بجائے شیمپو لگا کر صاف کرنا چاہیں تو بھی درست ہے۔ چہرے پر آنکھوں، کانوں اور منہ پر پانی یا صابن اندر جانے کے خطرہ کے پیشِ نظر روئی وغیرہ رکھ کر کوئی حفاظتی صورت پیدا کر لیں۔ جسم کو خوب اچھی طرح مَل کر صاف کریں۔ ممکن حد تک میل کچیل یا آپریشن، ایکسیڈنٹ وغیرہ کی صورت میں لگنے والا خون وغیرہ نیز ہر قسم کی آلائش دور ہو جائے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے میت کو اچھی طرح غسل دینے والے کو بشارت دی ہے۔

اب پانی ڈال کر پورے بدن پر لگا ہوا صابن، شیمپو وغیرہ صاف کریں۔ اس طرح یہ دوسری بار جسم پر پانی ڈالا گیا ہے۔

جسم صاف کرنے کے بعد اگر غسل دینے والا محسوس کرے کہ بدن پر ایک دفعہ پھر صابن وغیرہ لگا کر دھونے کی ضرورت ہے تو ضرور دھویا جائے۔ تاہم اگر اس کی ضرورت محسوس نہ کریں تو پھر تیسری اور آخری بار جسم پر اس طرح پانی انڈیلیں کہ اس میں بیری کے پتوں کو ڈال کر جوش دیا ہوا اور یہ

بات واضح رہے کہ میت پر زیادہ ٹھنڈا یا زیادہ گرم پانی نہ ڈالا جائے، حدیث میں ہے کہ میت کا معاملہ بھی زندوں والا ہی ہے۔

تاہم جس قدر تعداد میں پانی ڈالنا ضروری ہو تو یہ تعداد طاق عدد میں ہو تین، پانچ یا سات بار۔

اب کسی برتن میں کافور کی گولیاں پیس کر پانی کے ساتھ محلول بنا کر اس کے چھینٹے میت پر چھڑ کے جائیں اس سے بدن کو راحت، ٹھنڈک اور خوشبو حاصل ہوتی ہے اور قبر میں کیڑے مکوڑے اس سے دور رہتے ہیں۔

اب تولیہ سے سر کے بال، داڑھی کے بال اور بدن پونچھ دیا جائے۔ بالوں میں کنگھی کر دینے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ موٹا کپڑا جسے میت کو تہ بند کی طرح پہنانے کے لیے کفن کا حصہ بنایا گیا ہے۔ اسے میت پر اس طرح ڈال دیں کہ اس کا پردہ بھی نہ کھلے اور ستر پوش گیلے کپڑے سے لگ کر گیلا بھی نہ ہو۔

عورت کو غسل دینے کا طریقہ

عورت کو صرف مسلمان عورت ہی غسل دے یا عورت کو اس کا خاوند بھی غسل دے سکتا ہے۔ اگر خاوند غسل دے تو اکیلا ہی دے، عورتوں کے غسل دینے کی صورت میں شریک دو، تین یا چار عورتوں کے سوا کوئی دوسرا اس جگہ پر نہ آئے۔ غسل کا مکمل طریقہ وہی ہے جو گذشتہ صفحات میں درج ہے سوائے اس کے کہ عورت کے بالوں کو غسل کے اختتام پر تین حصوں میں تقسیم کر کے ایک درمیان میں پچھلی جانب ڈال دیں اور دو حصے دائیں اور بائیں ڈال دیے جائیں۔

عورت کے کفن کے کچھ خاص مسائل اگلی بحث میں آ رہے ہیں۔

کفن پہنانے کا طریقہ

میت کے غسل کے مراحل طے ہو چکے، اب جنازہ چارپائی کے قریب کرلیں اور اس پر کفن کی سب سے بڑی چادر ڈالیں جسے دو عرض اکٹھے سلائی کر کے چوڑا کرلیا گیا ہو اور اس کا طول دو یا سوا دو میٹر ہو، یہ چادر جنازہ چارپائی پر لمبائی رخ بچھا دی جائے، اس چادر کو اصطلاح میں لفافہ کہتے ہیں، کیونکہ یہ لفافہ کی طرح میت کے چاروں طرف لپیٹ دی جاتی ہے۔

جنازہ چارپائی پر کفن کی سب سے بڑی چادر پھیلائی ہوئی ہے

کفن میں ڈیڑھ میٹر طول اور میت کے جسم کے پھیلاؤ کے مطابق عرض کا ایک ایسا کپڑا ہوتا ہے جسے قمیض کہا جاتا ہے اس کی سلائی نہیں ہوتی۔ اس میں T قسم کی اس طرح کی کٹائی کر لیتے ہیں کہ کپڑا کے کٹے ہوئے مقام سے میت کا سر بآسانی گزر جائے۔ اس کپڑے کا ایک حصہ جنازہ چارپائی پر بچھی لفافہ چادر پر اس طرح بچھا لیتے ہیں کہ وہ حصہ میت کے کندھوں کے نیچے آجائے اور باقی حصہ کو اکٹھا کر کے سر کی جانب رکھ چھوڑتے ہیں کہ میت کو جونہی اس چارپائی پر ڈالیں گے اس کپڑے کے اندر سے میت کے سر کو گزار کر اس کپڑے کا بقیہ حصہ پیٹ تک پھیلا دیا جاتا ہے۔
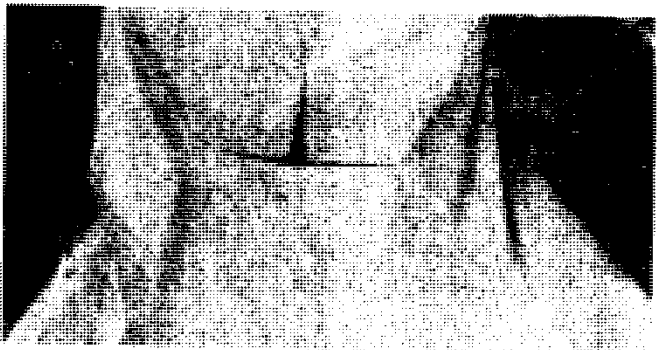
جنازہ چارپائی پر بڑی چادر (لفافہ) کے اوپر دوسری T کٹ چادر جس سے میت کا سر گزار کر اوپر بھی اوڑھا دی جاتی ہے۔

اب میت کو تختۂ غسل سے اٹھا کر جنازہ چار پائی پر رکھ دیتے ہیں اور قمیض اوڑھانے کا مرحلہ طے کرلیا جاتا ہے۔ اس کے بعد لفافہ نامی پوری چادر میت کے دائیں بائیں طول میں لپیٹ دی جاتی ہے۔

جنازہ چار پائی کے جس مقام پر میت کو لٹایا جاتا ہے۔ اس مقام پر وہ تیسری چادر چار پائی کے عرض میں بچھا دی جاتی ہے جسے میت پر دائیں اور بائیں سے لپیٹ دیا جاتا ہے اس چادر کو تہہ بند کہتے ہیں۔ یہ میت پر ڈالی جانے والی تیسری چادر ہے اسے ڈال کر اس سے پہلے ستر پوش چادر کو کھینچ لیا جاتا ہے لیکن اس بات کا خیال رکھتے ہیں کہ ستر کھلنے نہ پائے۔

اس کے بعد میت کے بدن اور کفن کو خوشبو لگا دی جائے یا اس پر چھڑک دی جائے تاکہ اردگرد کی فضا معطر ہو جائے، یہ مسنون عمل ہے۔

اگر میت عورت ہے تو ایک کپڑا سے اس کے بال سمیٹے جائیں گے یہ چوتھا کپڑا عورت کے عمومی دوپٹے کی طرح کفن کا حصہ ہوگا اس سے اس کے بالوں کو اچھی طرح سمیٹ دیا جائے۔
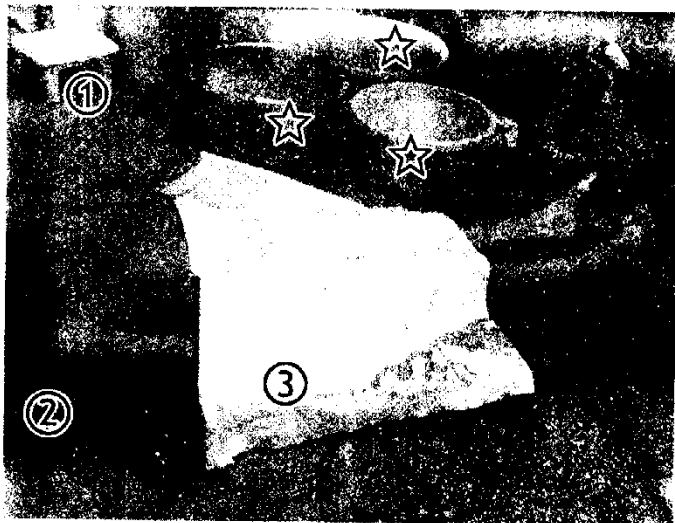
①۔غسل دینے والے کے بیٹھنے کے لیے چوکی۔ ②۔تختہ غسل
③۔غسل کے وقت میت کا ستر ڈھانپنے کا کپڑا

غسل میت کے لیے استعمال ہونے والے تین برتن:

☆گرم پانی کے لیے ☆ٹھنڈے پانی کے لئے ☆دونوں پانی ملا کر معتدل پانی جس سے میت کو غسل دیا جائے گا۔

ایک اور پانچویں کپڑے سے عورت میت کی چھاتی کو باندھ دیا جائے، اسے قدرے مضبوطی سے باندھا جائے یہ عورت کے اعضاء کی زیادہ سے زیادہ ستر پوشی کے لیے ہے۔ جیسے زندہ عورت کا اس مقام کے لیے اندرونی لباس ہوتا ہے، لیکن کفن میں یہ میت کی چھاتی اور کمر کے گرد مضبوطی سے باندھ دیا جاتا ہے۔ اب میت پر لفافہ چادر لپیٹ دی جائے۔ تین رسیوں میں سے ایک سے میت کی کمر کے اردگرد کفن کے اوپر سے گزار کر گرہ لگا دی جائے، ایک دوسری کے ساتھ پاؤں کی جانب بڑھے ہوئے کپڑے کو گرہ لگا دیں اور تیسری کے ساتھ سر کی جانب بڑھے ہوئے کپڑے پر گرہ لگا دیں۔

اب ایک بڑی چادر میت کے اوپر ڈال دی جائے، واضح رہے یہ کفن کا حصہ نہیں ہے، یہ صرف قبر میں اتارنے تک میت کے اوپر رہے گی، میت کی چارپائی کے ساتھ واپس آ جائے گی۔ کئی مساجد میں اسے بھی خاص طور پر تیار کر کے رکھ لیا جاتا ہے میت چارپائی لے جانے والے یہ چادر بھی لے کر جاتے ہیں۔ تاہم یہ گھر کی بھی کوئی صاف پاک چادر ہو سکتی ہے۔ جیسے کھیس، کمبل وغیرہ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ واضح رہے کہ بعض لوگ یہ چادر درود شریف اور کلمہ طیبہ سے کڑھا کر بھی رکھتے ہیں یہ نامناسب بات ہے،

ایک تو یہ کتاب وسنت سے ثابت نہیں دوسرا یہ ان مقدس کلمات کا کوئی احترام نہیں ہے بلکہ غور کیا جائے تو توہین کے زمرہ میں آ جاتا ہے۔اس لیے ایسی چادر نہ ڈالی جائے، ویسے بھی میت کے ساتھ اس کے اپنی زندگی میں کیے گئے نیک اعمال ہی جاتے اور اسے فائدہ دیتے ہیں۔اس طرح میت کا غسل اور کفن کا مرحلہ مکمل ہو جاتا ہے۔الحمدللہ
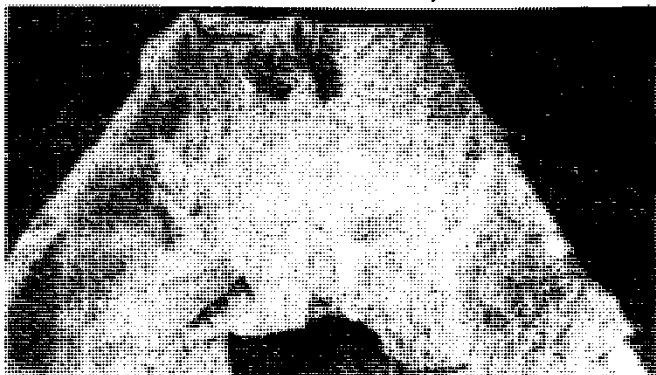
میت کفن کے کپڑوں کے ساتھ جس میں میت کو لفافہ، قمیض اور تہ بند اوڑھائی جا چکی ہے

جنازے کو قبرستان کی طرف لے جانا

- جنازے کے آگے پیچھے، دائیں بائیں چلنا جائز ہے، نیز سوار ہو کر بھی جنازے کے ساتھ جا سکتے ہیں۔ (سنن ابوداؤد:2723)
- جب تک جنازہ زمین پر رکھ نہ دیا جائے، بیٹھنا منع ہے۔ (صحیح مسلم:2221)
- جنازہ تیزی کے ساتھ قبرستان کی طرف لے جائیں۔ (سنن نسائی)

کن لوگوں کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے اور کن کی نہیں؟

☆ مردہ پیدا ہونے والے یا پیدا ہوتے ہی مر جانے والے بچے کی نمازِ جنازہ پڑھنا صحیح ہے۔ (سنن ابوداود: 3180)

☆ شہید کا جنازہ پڑھنا صحیح ہے۔ (صحیح بخاری: 1344)

☆ غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے۔ نبی کریم ﷺ نے نجاشی رضی اللہ عنہ کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی تھی۔ (صحیح بخاری: 1320، صحیح مسلم: 952)

☆ خیبر کے دن مالِ غنیمت میں خیانت کرنے والے شخص کی نمازِ جنازہ آپ ﷺ نے نہیں پڑھی تھی بلکہ لوگوں سے کہا کہ اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھ لو۔ (سنن ابوداود: 2710)

☆ نبی ﷺ نے مقروض شخص کی نمازِ جنازہ بھی نہیں پڑھی۔ بلکہ لوگوں سے کہا کہ تم اپنے ساتھی کی نمازِ جنازہ پڑھ لو۔ (صحیح بخاری: 5371، صحیح

مسلم:978)

☆ آپ ﷺ نے خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھی (صحیح مسلم:978) اس لیے خودکشی کرنے والے کی نمازِ جنازہ حاکم یا بڑا عالم نہ پڑھے ، عام لوگ پڑھ لیں ۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ کتنا بڑا جرم ہے اور وہ اس کام سے ڈر جائیں۔

☆ اس طرح کسی فاسق شخص کی نمازِ جنازہ کا بھی یہی معاملہ ہے۔ (مسند احمد)

☆ حدود اللہ میں مارے جانے والے کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی۔ (صحیح مسلم:1695)

کن جگہوں پر نمازِ جنازہ پڑھنا درست ہے؟

- قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے۔(صحیح بخاری:458،صحیح مسلم:956)
- مسجد میں بھی نمازِ جنازہ پڑھی جا سکتی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے سہیل بن بیضاء رضی اللہ عنہ کی نمازِ جنازہ مسجد میں ادا کی تھی۔(صحیح مسلم:973)
- میت کو دفن کر دینے کے بعد بھی اس کی قبر پر نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے۔(صحیح بخاری:1340،صحیح مسلم:954)
- نبی کریم ﷺ سے گھر میں بھی نمازِ جنازہ پڑھنا ثابت ہے۔

(مستدرک حاکم:1/365)

نمازِ جنازہ کے متفرق مسائل

❀ نماز جنازہ کا مناسب انداز میں اعلان کرنا جائز ہے۔

(صحیح بخاری:1333)

❀ کسی کی حیثیت سے بڑھا چڑھا کر اس کی وفات کا اعلان کرنے سے روکا گیا ہے۔(مسند احمد:385/5)

❀ خواتین بھی نمازِ جنازہ ادا کر سکتی ہیں۔ نبی ﷺ نے جب عمیر بن ابی طلحہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ ان کے گھر میں پڑھائی تو ام سلیم رضی اللہ عنہا نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے نمازِ جنازہ پڑھی تھی۔(مستدرک حاکم:1/365)اسی طرح امہات المومنین رضی اللہ عنہن سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑھنا ثابت ہے۔(صحیح مسلم:973)

❀ نمازِ جنازہ میں صفوں کی تعداد کا طاق ہونا ضروری نہیں [جیسا کہ لوگوں میں مشہور ہے]۔(صحیح بخاری:1320،صحیح مسلم:952)اور نہ طاق صفیں بنانے کی

فضیلت ہی کسی صحیح حدیث سے ثابت ہے۔

❀ جس مسلمان کے جنازے میں چالیس ایسے افراد دعائے مغفرت کردیں جنھوں نے اللہ سے شرک نہ کیا ہو تو اللہ ان کی دعا قبول فرمالیتا ہے۔(صحیح مسلم:948)

❀ سورج کے طلوع ہونے،غروب ہونے اور ڈھلنے کے وقت (ان تینوں اوقات میں) نمازِ جنازہ نہیں پڑھنی چاہیے۔(صحیح مسلم:831،سنن ابو داؤد:3192)

❀ نماز جنازہ میں چار تکبیرات ہوتی ہیں،کبھی پانچ تکبیرات بھی پڑھ سکتے ہیں۔(صحیح مسلم:957)

❀ میت کے لئے مخلص ہو کر دعائیں کریں۔(سنن ابی داؤد:3199)

❀ نمازِ جنازہ پڑھنے کا ثواب ایک قیراط اور تدفین میں شامل ہونے سے ثواب دو قیراط تک بڑھ جاتا ہے(قیراط احد پہاڑ جتنا ہے)۔

(صحیح بخاری:1325،صحیح مسلم:945)

❀ اگر میت مرد ہو تو امام اس کے سر کے سامنے کھڑا ہو اور اگر عورت ہو

تو اس کے سامنے وسط میں کھڑا ہو۔ (صحیح بخاری:1331، صحیح مسلم:964)

مرد میت ہونے کی وجہ سے امام میت کے سامنے کھڑا ہے۔

عورت میت کے ہونے کی وجہ سے امام میت کے وسط میں کھڑا ہے۔

 نماز جنازہ سرًا (آہستہ آواز سے) پڑھنا بھی ثابت ہے (سنن نسائی:

1991) اور جہراً (بلند آواز سے) پڑھنا بھی ثابت ہے۔ (سنن نسائی:1989)

❀ میت کے جنازے کا جتنی جلدی ممکن ہو، انتظام کرنا چاہیے۔ لوگوں کے انتظار میں تاخیر کرنا مناسب نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جنازہ جلد لے جایا کرو کیوں کہ اگر وہ نیک ہے تو تم اس کو بھلائی کی طرف نزدیک کر رہے ہو اور اگر اس کے سوا ہے (یعنی برا ہے) تو تم اس شر کو اپنی گردنوں سے اتار رہے ہو۔ (صحیح بخاری:1315)

❀ جنازہ گزرتے ہوئے دیکھ کر احتراماً کھڑے ہونا چاہیے یہاں تک کہ وہ آگے بڑھ جائے یا اسے رکھ دیا جائے۔ (صحیح بخاری:1308)

❀ کسی غیر مسلم کا جنازہ گزرے تب بھی احتراماً کھڑا ہو جائے۔ (صحیح بخاری:1312)

❀ جنازہ کے ساتھ اس کے چاروں طرف چل سکتے ہیں، یعنی دائیں بائیں آگے پیچھے۔ (صحیح بخاری، ترجمۃ الباب، ح:1315)

❀❀❀

نماز جنازہ کا طریقہ

- دیگر نمازوں کی طرح نمازِ جنازہ کے لیے بھی وضو ضروری ہے۔ کیونکہ بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی۔ (صحیح مسلم:535)
- عام نماز کی شرطوں (مثلاً قبلہ رخ ہونا، صفیں سیدھی کرنا) کا جنازے میں بھی خیال رکھا جائے گا۔
- نماز شروع کرنے کے لیے رفع الیدین کرتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہیں۔ (منتقی ابن الجارود:540، ابن ابی شیبہ:3/ 296 میں ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما جنازے کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کرتے تھے۔)
- عام نمازوں کی طرح سینے پر ہاتھ باندھیں۔ (صحیح ابن خزیمہ)
- پھر سورۃ فاتحہ پڑھیں۔ طلحہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پیچھے ایک جنازہ پڑھا تو انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھی اور فرمایا: (میں نے یہ اس لیے پڑھی ہے) تاکہ تم جان لو کہ یہ سنت ہے۔ (صحیح

بخاری:1335،ابن الجارود:540)

⊙ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کے کسی حصہ کی قراءت کریں۔

(سنن نسائی:1989)

⊙ رفع الیدین کرتے ہوئے ہر تکبیر کہیں۔(دارقطنی،اسے شیخ ابن بازؒ نے صحیح کہا ہے)

⊙ پھر درود پڑھیں۔(مصنف عبدالرزاق:3/489)

⊙ میت کے لیے مسنون دعائیں پڑھیں۔(سنن ابوداؤد:3199،سنن ابن ماجہ:1497)

⊙ چوتھی تکبیر کہیں اور پھر نماز سے نکلنے کے لیے دائیں طرف (مصنف عبدالرزاق:3/489) یا دائیں اور بائیں دونوں طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہتے ہوئے سلام پھیر دیں۔(صحیح بخاری:1333)

نوٹ:

⊙ میت کے حق میں کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں۔

⊙ اگر کسی مقتدی کو دعائیں یاد نہ ہوں تو وہ امام کی دعاؤں کے ساتھ آمین کہہ سکتا ہے۔لیکن اسے دعائیں ضرور یاد کرنی چاہئیں۔

مسنون دعائیں

❁ شہادت کی موت کی آرزو کرنے کا سلیقہ:

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِيْ فِيْ بَلَدِ رَسُوْلِكَ۔

(صحیح بخاری، ح:1890)

ترجمہ: اے اللہ ! مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما اور اپنے رسول (ﷺ) کے شہر میں میری موت رکھ۔

❁ مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا.

(جامع ترمذی: 3431)

ترجمہ: تمام تعریفیں اس ذات کے لئے ہیں جس نے مجھے (اس آزمائش

میں) مبتلا ہونے سے بچا لیا جس میں آپ کو ڈالا ہے اور مجھے اپنی پیدا کردہ مخلوق میں سے اکثریت پر فضیلت بخشی۔

❁ زندگی سے بیزار کی دعا

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کوئی مسلمان کسی تکلیف کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے، تاہم اگر بہت ہی بیزار ہو جائے تو یوں دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ۔

(صحیح بخاری، ح:5671۔ صحیح مسلم، ح:2680)

ترجمہ: اے اللہ! جب تک دنیا میں رہنا میرے لیے بہتر ہو تو مجھے زندگی دے اور جب موت میرے لئے بہتر ہو تو مجھے دنیا سے اٹھا لے۔

کافروں کے قبرستان پر سے گزرنے کی دعا:

❁ اَبْشِرُوْا يَا كُفَّارَ بِالنَّارِ (سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ:18)

ترجمہ: کافرو تمہیں دوزخ کی بشارت ہو۔

❁ بیوی خاوند کی وفات پر یہ دعا پڑھے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. اَللّٰهُمَّ أْجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاخْلُفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا.

(صحیح مسلم:2126)

ترجمہ: اے اللہ! مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما اور مجھے اس کا نعم البدل عطا فرما۔

❁ ہر کوئی عموماً یہ دعا پڑھے

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ (صحیح مسلم:2126)

ترجمہ: یقیناً ہم اللہ کی راہ میں ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

❁ نزع کے عالم میں مریض کے قریب پڑھیں:

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ۔ (صحیح مسلم، ح:916)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی معبود (برحق) نہیں ہے۔

❁ نمازِ جنازہ کی تکبیر:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ [اللہ سب سے بڑا ہے] (سنن ابی داود:618)

❀ تعوذ:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ۔

(سنن ابی داود، ح:775)

ترجمہ: سننے والے اور جاننے والے اللہ تعالیٰ کے ساتھ میں شیطان مردود سے پناہ مانگتا ہوں اس کے پھونکنے، اس کی شرارتوں اور اس کے وسوسوں سے۔

❀ تسمیہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔

(صحیح ابن خزیمہ، ح:495)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ جو بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔

❀ سورة الفاتحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝۲ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝۳ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝۴ اِهْدِنَا

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ﴿۵﴾ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ﴿۷﴾۔ (آمِيْنَ.) (صحیح بخاری، ح:1335)

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔ بہت مہربان نہایت رحم والا ہے۔ روزِ قیامت کا مالک ہے۔ ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں۔ ہمیں سیدھی راہ دکھا۔ ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا۔ نہ ان کی جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کی۔ (اے اللہ! اسے قبول فرمالے)

✿ دوسری تکبیر: اَللّٰهُ اَكْبَرُ. (سنن نسائی:1991)

✿ درودِ ابراہیمی:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى

مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ (صحیح بخاری: ۴۷۹۷، صحیح مسلم: ۴۰۶)

ترجمہ: اے اللہ! محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر رحمت بھیج جس طرح تو نے ابراہیم [علیہ السلام] اور آلِ ابراہیم پر رحمت فرمائی کہ تو تعریفوں کے لائق اور عزت والا ہے۔ اے اللہ! محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے ابراہیم [علیہ السلام] اور آلِ ابراہیم پر برکت نازل فرمائی کہ تو تعریفوں کے لائق اور عزت والا ہے۔

❁ تیسری تکبیر: اَللّٰهُ اَکْبَرُ۔ (سنن نسائی: 1991)

❁ میت کے لیے مسنون دعائیں:

❁ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَکْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ

الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ۔

(صحیح مسلم:963)

ترجمہ: اے اللہ! اسے معاف کر دے اور اس پر رحم فرما، اور اسے عافیت سے نواز، اور اس سے درگزر فرما، اس کی مہمان نوازی اچھی کر اور اس کے داخل ہونے کی جگہ [قبر] کو کھلا کر دے اور اسے پانی، اولے اور برف کے ساتھ دھو دے اور اسے گناہوں سے ایسا پاک صاف کر دے جیسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک کر رکھا ہے۔ اور اس کے گھر سے بہتر گھر اسے عطا فرما دے اور اسے گھر والے بھی اس کے اہل خانہ سے بہتر عطا فرما دے اور اسے اس کے ساتھی سے بہتر ساتھی عطا فرما دے اور اسے جنت میں داخل فرما۔ اور عذاب قبر اور آگ کے عذاب سے اسے چھٹکارا عطا فرما۔

❁ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَ

غَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا

اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ

وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ

اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهٗ۔

(جامع ترمذی: 1024۔سنن ابو داؤد: 3201۔سنن ابن ماجہ، ح:1498)

ترجمہ: اے اللہ! بخش دے ہمارے زندوں اور مُردوں کو، ہمارے حاضر اور غائب کو، ہمارے چھوٹوں اور بڑوں کو، ہمارے مردوں اور عورتوں کو۔ اے اللہ ہم میں سے جسے تو زندہ رکھنا چاہتا ہے اسے اسلام پر زندگی عطا فرما اور جسے فوت کرنا چاہتا ہے اسے ایمان کی حالت میں موت عطا فرما۔ اے اللہ! اس (فوت ہونے والے) کے اجر سے ہمیں محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں گمراہ نہ کرنا۔

❁ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَّارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ

وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيْهِ۔ (صحیح مسلم:920، 2130)

ترجمہ: اے اللہ! معاف کر دے فلاں کو (یہاں میت کا نام لیا جائے) اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کے درجات بلند کر دے۔ اس کے پیچھے رہ جانے والے لوگوں میں اچھا خلیفہ بنا دے۔ اے رب العالمین! اسے اور ہم سب کو معاف فرمادے اور اس کی قبر کھول دے اور اسے روشن کر دے۔

❁ اَللّٰهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِيْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ۔

(سنن ابن ماجہ:1499)

ترجمہ: اے اللہ! فلاں بن فلاں (یہاں میت اور اس کے والد کا نام لے) تیرے حوالے اور تیرے پڑوس میں آگیا ہے۔ اسے قبر کی آزمائش سے بچانا اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھنا۔ آپ انتہائی باوفا اور برحق ہو۔ اے

اللہ! اسے معاف کر دے اور اس پر رحم فرما کہ تو ہی معاف کرنے والا مہربان ہے۔

❁ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

(سورۃ الحشر:10)

ترجمہ: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو معاف کر دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کوئی بغض نہ رہنے دے۔ اے ہمارے رب! بے شک تو شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

❁ اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ احْتَاجَ اِلٰى رَحْمَتِكَ وَاَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِيْ اِحْسَانِهِ وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ۔

(احکام الجنائز للالبانی ص:125)

ترجمہ: اے اللہ! یہ [میت] تیرا بندہ، تیری بندی کا بیٹا ہے۔ تیری رحمت کا محتاج بن کر آیا ہے، تیری ذات عذاب دینے سے بے نیاز ہے اگر یہ نیک تھا تو اس کی نیکیاں زیادہ کردے اور اگر یہ برا تھا تو اس کی برائی سے صرفِ نظر فرما لے۔

❁ سلام: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔

(سنن ابو داؤد: 618)

ترجمہ: تم پر اللہ کر جانب سے سلامتی اور رحمت ہو۔

❁ وفات کی خبر ملنے پر پڑھیں

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ (صحیح مسلم: 2126)

ترجمہ: یقیناً ہم اللہ کی راہ میں ہیں اور ہم سب کو اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

❁ تعزیت کے وقت یہ دعا پڑھیں

اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطٰى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَاصْبِرْ وَاحْتَسِبْ (صحیح بخاری: 1284)

ترجمہ: بے شک اللہ ہی کے لیے ہے جو اس نے لیا[اسے موت دی] اور اسی کا ہے جو اس نے عطا کیا۔ (جو اس نے اسے زندگی دی تھی) اور سب کچھ اس کے پاس ایک مقررہ وقت پر ہے۔ لہٰذا آپ صبر کیجئے اور اس سے اجر کی امید رکھیے۔

❁ میت کا چہرہ دیکھتے وقت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِفُلَانٍ وَّارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ يَارَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ۔ (صحیح مسلم: 2130/920)

ترجمہ: اے اللہ! معاف کر دے فلاں کو (یہاں میت کا نام لیا جائے) اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کے درجات بلند کر دے۔ اس کے پیچھے رہ جانے والے لوگوں میں اس کا اچھا خلیفہ (نگہبان) بنا دے۔ اے رب العالمین! اسے اور ہم سب کو معاف فرما دے اور اس کی قبر کھول دے اور اسے روشن کر دے۔

✿ قبرستان میں داخل ہوتے ہوئے پڑھیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَسْاَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ ۔(صحیح مسلم ، ح:984-985)

ترجمہ: اے شہر خموشاں کے مومن مسلمانو! تم پر سلامتی ہو اور اگر اللہ نے چاہا تو ہم تم سے ضرور آملیں گے۔ میں اللہ تعالی سے اپنی اور تم سب کی عافیت کی درخواست کرتا ہوں۔

✿ میت کو قبر میں اتارتے ہوئے پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ۔

(سنن ابوداود:3213)

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور اس کے رسول ﷺ کی سنت کے مطابق۔

✿ دفن کے بعد میت کے لیے بخشش اور ثابت قدمی کی دعا اس طرح کریں

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ ۔(سنن ابوداود:3221)

ترجمہ: اے اللہ! اسے بخش دے اور اسے ثابت قدمی عطا فرما۔

❁ اولاد والدین کے لیے بکثرت یہ دعائیں پڑھیں

رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا۔

(سورہ اسراء: 24)

ترجمہ: اے اللہ! ان دونوں پر سایہء رحمت فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھے شفقت سے پالا۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ۔(سورۃ ابراھیم: 41)

ترجمہ: اے ہمارے رب! مجھے، میرے والدین اور تمام ایمان والوں کو حساب قائم ہونے کے دن معاف فرما دینا۔

❁ بچے کے جنازے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَفَرَطًا وَّآجْرًا۔

(صحیح بخاری، ترجمۃ الباب، ح: 1335)

ترجمہ: اے اللہ! اسے ہمارے لیے امیر سامان کر دے اور آگے چلنے والا اور ثواب دلانے والا بنا دے۔

میت کو دفن کرنے کے مسائل

❁ تین مکروہ اوقات میں دفن کرنا جائز نہیں (صحیح مسلم: 831)

❁ رات کے وقت تدفین درست ہے (سنن ابن ماجہ: 1520، جامع ترمذی: 1057)

❁ میت کو قبر میں اتارنے کے بعد، قبر کے پاس لوگ تین تین ہاتھ بھر کر قبر پر مٹی ڈالیں۔ (سنن ابن ماجہ: 1565)

❁ تدفین کے بعد قبر کے پاس دعا کرنا رسول اللہ ﷺ کا حکم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے (فوت ہونے والے) بھائی کے لیے استغفار کرو اور اس کے لیے ثابت قدمی کی دعا کرو کیونکہ اب اس سے سوال ہو رہا ہے۔ (سنن ابوداؤد: 3221)

❁ میت کو پاؤں کی طرف سے قبر میں داخل کیا جائے (سنن ابو داؤد: 2750)

❁ قبر گہری ہو اور عمدہ طریقے سے کھودی جائے۔ (سنن ابو داؤد: 3215)

❁ لحد (بغلی قبر) اور شَق (صندوقی سیدھی قبر) دونوں بنانا جائز ہیں۔

لیکن لحد افضل ہے۔رسول اللہ ﷺ کی قبر بھی بغلی بنائی گئی تھی۔(سنن ابن ماجہ:1557)

- قبر کو کوہان نما بنانا مستحب ہے۔(صحیح بخاری:1390)
- زمین سے قبر کی اونچائی ایک بالشت ہونی چاہیے۔(صحیح ابن حبان:2160)
- قبر پر بطورِ نشانی پتھر وغیرہ رکھنا جائز ہے۔تاکہ قبر پہچانی جائے اور بعد میں فوت ہونے والے اہلِ خانہ کو اس کے قریب دفن کیا جا سکے۔(سنن ابو داؤد:3206)

میت کو چارپائی سے اٹھا کر قبر میں رکھتے ہوئے درمیان میں کپڑا ڈال کر مضبوطی سے پکڑیں اور میت کو اطمینان سے قبر میں لٹا دیں۔

جنازہ چارپائی پر موجود میت پر لفافہ چادر دائیں بائیں سے اوڑھا کر اسے تین بند (رسیوں) سے باندھ دیں۔
1۔سر کے اوپر سے 2۔درمیان سے
3۔پاؤں کے نیچے سے

- پکی قبر بنانا، اس پر مزار بنانا یا تعمیر کرنا یا ان پر (مجاور بن کر) بیٹھنا منع ہے۔ (صحیح مسلم:970)
- قبر میں کچی اینٹ یا لکڑی استعمال کرنی چاہیئے۔
- قبر تیار کر کے اس پر پانی چھڑکنا درست ہے۔ (بیہقی، مشکوۃ البانی:1810)
- قبروں پر مسجد بنانا حرام ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ایسا کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (صحیح بخاری:1330)

میت قبر میں ڈال کر اسے لکڑی کے تختوں سے ڈھانک کر گارے سے درزیں بھی بند کردیں۔

سیم کی وجہ سے شق قبر کو گارے اور کچی اینٹوں کی چنائی کر کے تیار کیا جا سکتا ہے۔

تعزیت کے آداب

- اہل خانہ یا متعلقین میت سے مسنون دعا پڑھ کر تعزیت کریں۔ (یہ دعا ''مسنون دعاؤں'' کے بیان میں موجود ہے)
- انہیں صبر کرنے اور ثواب کی امید رکھنے کی تلقین کریں۔ (صحیح بخاری، ح:1284)
- اہل میت کے ہاں خود جا کر تعزیت کریں۔ (سنن نسائی)
- اہل میت کے ہاں تین دن کے بعد دوبارہ جا کر انہیں مزید رونے سے منع کریں۔ (مسند احمد)
- کسی خاص آدمی کی وفات پر بڑھا چڑھا کر اعلان نہ کیا جائے بلکہ اس عمل کو معمول کے انداز سے ہی انجام دیں۔ (جامع ترمذی)
- میت کی تدفین کی بعد اہل میت کے ہاں جمع ہونے اور عوامی کھانے کا اہتمام کرنے سے پرہیز کریں۔ (سنن ابن ماجہ) البتہ اہل محلّہ

اہل میت کے کھانے کا اہتمام کریں۔(سنن ابوداؤد:3132)

- بے اختیار آنسوؤں کا نکل آنا گناہ کا باعث نہیں ۔(صحیح بخاری:1285)

- لواحقین کے نوحہ کرنے سے قبر میں میت کو عذاب ہوتا ہے اس لیے اس سے پرہیز کیا جائے ۔(صحیح بخاری:1286)

- ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم عورتوں سے نوحہ نہ کرنے کا عہد لے رکھا تھا۔(صحیح بخاری:1306)

قبروں کی زیارت کا شرعی طریقہ

⇦ آخرت کی یاد تازہ کرنے اور دنیا سے بے رغبتی کے لیے قبرستان جاتے رہنا چاہیے (جامع ترمذی:1054، صحیح مسلم:977)

⇦ سفر کر کے قبروں کی زیارت کے لیے جانا جائز نہیں ہے۔ کیوں کہ آپ ﷺ نے عبادت کی نیت سے تین مسجدوں (مسجدِ حرام، مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ) کے سوا رختِ سفر باندھنے سے منع فرمایا ہے۔ [اور زیارتِ قبور بھی ایک عبادت ہے]

⇦ آہ و بکا نہ کرنے والی صابرہ خاتون بھی قبرستان جا سکتی ہے۔
(صحیح بخاری)

⇦ البتہ بکثرت قبرستان جانے والیوں پر لعنت کی گئی ہے۔
(جامع ترمذی:843)

⇦ قبرستان میں جا کر فوت شدگان کے لیے اور اپنے لیے اللہ تعالیٰ سے ہاتھ اٹھا کر دعا کر سکتے ہیں۔ (مسند احمد، سلسلہ صحیحہ:1774)

⇦ رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والیوں پر لعنت فرمائی ہے۔ (سنن ابوداؤد:3128)

جن کاموں سے میت کو ثواب ملتا ہے

- نیک اولاد کے اعمال، فوت ہونے والے کا صدقہ جاریہ اور باعثِ اجر وثواب ہیں۔ (سنن ابن ماجہ:198)
- میت کے لیے زندوں کا بہترین تحفہ دعا ہے (مسند احمد)
- میت کی شرعی نذر اولاد کو پوری کرنی چاہیے۔ (صحیح مسلم:1003)
- میت کی طرف سے حج یا عمرہ کیا جائے تو اسے ثواب ملتا ہے۔ (سنن ابن ماجہ:2531)
- میت کی طرف سے صدقہ کرنا بھی جائز ہے۔ (صحیح بخاری:1322، صحیح مسلم:1004)
- اگر میت کے ذمے فرضی روزے ہوں تو ورثا اس کی طرف سے روزے رکھیں گے۔
- اگر میت کے ذمے کسی کا قرض ہو تو ورثا اس کی طرف سے ادا کریں گے۔ (سنن ابن ماجہ:2433، سنن ابوداود:3341)

میت سے متعلقہ بدعات ☆

➢ قریب الوفات مریض کے پاس سورت یٰسین تلاوت کرنا۔

....

☆علامہ شاطبی رحمہ اللہ نے بدعت کی تعریف یوں کی ہے: دین کے اندر وہ من گھڑت طریقہ جو شریعت کے مشابہ ہو اور اللہ کا تقرب حاصل کرنے میں مبالغہ کی غرض سے اس پر عمل کیا جائے۔ (الاعتصام: 1/37) اس تعریف سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں:

① نئے کاموں کی ایجاد 'دین' میں ہو تو بدعت شمار ہوگی۔ دنیا کی ایجادات مثلاً ریل گاڑی' ہوائی جہاز' گھڑی اور تمام سائنسی چیزوں کو شرعی بدعت نہیں کہا جائے گا۔ ② بدعت شریعت کے مشابہ ہوتی ہے۔ چنانچہ گناہ کے کاموں مثلاً جھوٹ، چغلی وغیرہ کو بدعت نہیں کہا جائے گا۔ کیوں کہ وہ شریعت کے مشابہ نہیں ہوتے، ان کو سب لوگ گناہ سمجھتے ہیں، جبکہ بدعت کو نیکی سمجھ کر کیا جاتا ہے۔

بدعت کی دو قسمیں ہیں:

①...... بدعت اصلی یا حقیقی: جس کا وجود آپ ﷺ کے زمانے میں سرے سے ہی نہ ہو۔ جیسے برسی منانا' عرس کرنا' میلاد کے مروجہ جلوس' قوالی وغیرہ۔

②...... بدعت اضافی یا وصفی: جو کام اصلاً تو کسی شرعی دلیل سے ثابت ہو، لیکن اس کے ساتھ ایسے اوصاف یا کیفیات کا اضافہ کر دیا جائے جس کی وجہ سے وہ ناجائز ہو جائے۔ مثلاً اذان اصلاً تو ثابت ہے لیکن عید یا جنازے کے لیے اذان بدعت ہے۔ اسی طرح درود پڑھنا اصلاً مشروع ہے لیکن اذان یا اقامت کے شروع میں پڑھنا بدعت کہلائے گا۔

➢ کفن پر قرآنی آیات یا اہل بیت کے نام وغیرہ لکھنا۔

➢ کفن کو آبِ زم زم سے دھونا۔

➢ پھوڑی (بھورا) پر بیٹھ کر لوگوں کی آمد پر ''کلام بخشو''، ''فاتحہ پڑھو'' جیسے الفاظ کہنا۔

➢ مرنے والے کے سر کے قریب قرآن رکھنا، مرنے والے کا منہ قبلہ کی طرف کرنا، اس کی چارپائی کے پاس بیٹھ کر اہتمام سے ذکر کرنا یا نعتیں پڑھنا، فاتحہ پڑھنا، راہداری کی رسم ادا کرنا، سورہ بقرہ پڑھنا۔

➢ خاوند کے فوت ہونے پر بیوی کو غیر محرم قرار دینا۔

➢ تین دن تک میت کے سمدھی (بیٹے یا بیٹی کے سسرال) کا تمام حاضرین کے لیے کھانا پکانا۔

➢ میت کے سینے پر کلمہ طیبہ لکھنا۔

➢ نمازِ جنازہ کے لیے اذان کہنا۔

➢ میت کو جنازہ اور تدفین کے لیے لے جاتے وقت بلند آواز سے کلمۂ شہادت وغیرہ کلمات کہنا۔

➢ نمازِ جنازہ سے فارغ ہو کر فوراً دعا کرنا۔(سنت طریقہ کے مطابق نمازِ جنازہ کے دوران ہی میں دعائیں کی جاتی ہیں)

➢ دفن کے بعد سر کی طرف کھڑے ہو کر سورۃ فاتحہ اور پاؤں کی طرف کھڑے ہو کر سورہ بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیات پڑھنا۔

➢ دفن کے بعد قبر پر قرآن خوانی کرنا، قبر کی آرائش کرنا، اس پر پھول یا پتیاں ڈالنا۔

➢ میت کے سرہانے قرآن، سیپارے، درود کی کتاب یا کوئی اور چیز رکھنا۔

➢ جنازے پر یا قبر پر پھول ڈالنا یا نقش ونگار یا کلمہ طیبہ والی سبز یا سیاہ چادر ڈالنا۔

➢ قبر پر ٹہنی گاڑنا۔(رسول اللہ ﷺ نے جو ٹہنی گاڑی تھی وہ آپ کا خاصا تھا کیوں کہ آپ کو اللہ کی طرف سے بتایا گیا تھا کہ ان دو قبر والوں پر عذاب ہو رہا ہے)

➢ تدفین میت کے بعد دس، چالیس یا سو قدم پر آ کر میت کے لیے دعا کرنا۔

➢ قبروں پر چاول، دالیں یا کھانے کی دوسری چیزیں پھینکنا تا کہ پرندے یا

جانور وغیرہ کھالیں۔

➢ قبروں پر موم بتی، اگر بتی جلانا، روشنی یا خوشبو کا اہتمام کرنا۔

➢ قبر پر دھاگے باندھ کر یا کاغذ پر اپنی حاجات لکھ کر رکھنا۔

➢ قبرستان کے باہر سے مٹی لا کر قبر کو وقتاً فوقتاً اونچا کرتے رہنا۔

➢ نبیوں، ولیوں اور بزرگوں کی قبروں یا مزاروں پر چڑھاوا چڑھانا، نذر ونیاز یا منت ماننا، ہاتھ باندھ کر کھڑے ہونا، سجدہ یا طواف کرنا یا عبادت جیسی کوئی اور کیفیت اختیار کرنا۔

➢ صرف جمعہ، عیدین، دسویں محرم، پندرہ شعبان کے دن قبرستان جانا یا اسے زیادہ باعثِ ثواب سمجھنا۔

➢ کھجور کی گٹھلیوں پر مخصوص تعداد میں آیت کریمہ پڑھنا۔

➢ ایصالِ ثواب کا مروجہ انداز مثلاً قل، تیجہ، ساتواں، دسواں، چالیسواں، جمعرات کا ختم، چالیس دن تک روٹی دینا اور ماہانہ، سالانہ ختم سب خود ساختہ ہیں اور نام نہاد مولویوں نے اپنے پیٹ بھرنے کے بہانے بنا رکھے ہیں۔ ان کا سنتِ رسول ﷺ سے دور کا بھی کوئی واسطہ نہیں۔

آخری اور یقینی سفر

ٹکٹ = مفت　　　سیٹ = محفوظ

مسافر کا نام = عبداللہ بن آدم　　　عرضیت = انسان

شناخت = مٹی　　　پتہ = روئے زمین

سفر کی تفصیلات :

روانگی = از دنیا　　　منزل = آخرت

مدت سفر = چند ثانیے اور چند لمحوں کے لیے دو میٹرز یر زمین پرواز

پرواز کا وقت = وقتِ اجل　　　ریز رویشن = 100 فی صد یقینی

ضروری ہدایات:

تمام مسافروں سے درخواست ہے کہ وہ ان لوگوں کو اپنی نظر میں رکھیں جوان سے پہلے آخرت کی طرف سفر کر چکے ہیں۔ مزید تفصیلات کے لیے قرآن وحدیث کو غور سے پڑھیں اور ان پر عمل کریں اور اگر کچھ سوالات پیش ہوں تو جواب کے

لیے محقق علماء سے رجوع فرمائیں۔

سامان سفر کی تفصیلات:

ہر مسافر اپنے ساتھ پانچ میٹر سفید لٹھا اور تھوڑی سی روئی لے جا سکتا ہے۔

یاد رہے آپ کے کام آنے والا سامان صرف نیک اعمال، صالح اولاد اور وہ علم جس سے بعد میں دوسرے لوگ نفع حاصل کر سکیں اس کے علاوہ سامان سفر ساتھ لانے کی کوشش کی گئی تو اس کے ذمہ دار آپ خود ہوں گے۔

تمام مسافروں سے درخواست ہے کہ وہ پرواز کے لیے ہر وقت تیار رہیں۔

پرواز سے متعلق معلومات کے لیے قرآن وحدیث سے راہنمائی لیں۔

اور مزید براں پانچ وقت اللہ کے گھر کی حاضری ضروری ہے۔

آپ کی سہولت کے لیے دوبارہ عرض ہے کہ آپ کی سیٹ ریزرو ہو چکی ہے اس سلسلہ میں دوبارہ کسی گارنٹی کی ضرورت نہیں۔

امید ہے کہ آپ سفر کے لیے تیار ہوں گے۔

ہماری نیک تمنائیں اور دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

اللہ کریم آپ کا حامی وناصر ہو۔ آمین!

مسلمان بھائیو!
آخرت کا پرچہ آؤٹ ہو گیا ہے

حصہ اول: قبر میں تین سوال ہیں:

1۔ تمہارا رب کون ہے؟ 2۔ تمہارا دین کیا ہے؟

3۔ تمہارا نبی کون ہے؟

حصہ دوم: حشر کے پانچ سوال ہیں:

1۔ اپنی عمر کہاں گزاری؟ 2۔ جوانی کن کاموں میں خرچ کی؟

3۔ مال کہاں سے کمایا؟ 4۔ اور کہاں خرچ کیا؟

5۔ اپنے علم پر کیا عمل کیا؟

جس نے پاس ہونا ہے وہ تیاری کر لے، اور اپنے دوستوں کو بھی بتاؤ پتہ نہیں کب امتحان شروع ہو جائے۔

ہماری دعوت یہ ہے

☆ جناب رسول اللہ ﷺ نے امت کو جس بات کا حکم دیا ہے یا جسے خود کیا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے اسے من وعن اسی طرح کیجئے اور جس بات سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے رک جایئے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾

ترجمہ: ''جو کچھ رسول اللہ ﷺ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے روکیں رک جاؤ''۔(59:7)

☆ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کی اطاعت اور اتباع کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت اور اتباع کر کے اپنے اعمال برباد نہ کیجئے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَلَا

تُبۡطِلُوۡۤا اَعۡمَالَكُمۡ﴾ (سورہ محمد:33)

ترجمہ:''اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو، رسول ﷺ کی اطاعت کرو (اور کسی دوسرے کی دین کے متعلق اطاعت کر کے) اپنے اعمال برباد نہ کرو''

☆ دینِ اسلام میں ہر وہ کام جسے نیکی یا ثواب سمجھ کر کیا جائے اور وہ کام شریعت میں نیکی یا ثواب قرار نہ دیا گیا ہو تو وہ بدعت ہے اور بدعت گمراہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''وَكُلُّ مُحۡدَثَةٍ بِدۡعَةٌ وَّكُلُّ بِدۡعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ'' (نسائی)

ترجمہ:''دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے، ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں لے جانے والی ہے''۔

آپ کی خصوصی دعاؤں کا محتاج

شفیق الرحمٰن فرخ

0300-4478122

ھدی اکیڈمی کی کتابیں

ایک اہم پیغام بنام طالب علم نیک نام	مطبوع
زادِ طالب	مطبوع
پاکیزہ شہد پاکیزہ زندگی از ملک بشیر احمد حفظہ اللہ	مطبوع
نمازِ مسنون اور انتہائی ضروری دعائیں	مطبوع
مسنون روحانی علاج	مطبوع
دعا، دوا اور دم سے نبوی طریقہ علاج	مطبوع
علامہ محمد یوسف کلکتویؒ از ملک بشیر احمد حفظہ اللہ	مطبوع
موت سے قبر تک	مطبوع
مسنون انداز سے 24 گھنٹے کیسے گزاریں؟ 20x30x32	مطبوع
مسنون انداز سے 24 گھنٹے کیسے گزاریں؟ 20x30x16	مطبوع
عجیب وغریب واقعات	غیر مطبوع
علم جغرافیہ اور مسلمان علماء کی خدمات	غیر مطبوع
ترجمہ بین الشیعہ واہل السنہ	غیر مطبوع
عیسائیت کیا ہے؟	غیر مطبوع
جادو کا علاج کتاب وسنت سے	غیر مطبوع

ہمارے معاشرہ میں عام طور پر دینی علوم سے تہی دست لوگوں میں یہ بات دیکھنے میں آئی ہے کہ جب ان میں سے کسی کا قریبی (والد، بھائی، بیٹا وغیرہ) وفات پا جاتا ہے تو وہ اس کی تجہیز وتکفین وتدفین کے متعلق پریشان ہو جاتے ہیں۔ اور میت کو ہاتھ تک لگانے سے بھی ڈرتے ہیں وہ اس کے، غسل، کفن، دفن، جنازہ کے متعلق کچھ زیادہ نہیں جانتے، جنازہ میں پڑھی جانے والی دعاؤں سے بھی کافی حد تک بے خبر ہوتے ہیں۔

ہمارے بھائی مولانا شفیق الرحمن فرخ حفظہ اللہ نے اس کتاب موت سے قبر تک میں غسل کا اسلامی طریقہ اس طرح آسان کر کے بیان کر دیا ہے گویا انسان اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہو۔ اسی طرح جنازہ ودفن کے مراحل کی مختلف تصاویر اور جنازہ میں پڑھی جانے والی مسنون دعائیں بھی کاتب کے موٹے قلم سے لکھوا کر شامل اشاعت کر دی ہیں جس سے اس کتاب کا معزز قاری اس کام کے لیے کسی خاص آدمی کی ضرورت محسوس نہیں کرے گا۔ بلکہ اسے اجر وثواب کا باعث تصور کر کے خود ہی اس میں رغبت کرے گا۔ (ان شاء اللہ)

اسی طرح میت کے لیے ایصالِ ثواب کا مسنون طریقہ بھی ذکر کر دیا ہے۔ الغرض اس کتاب کو پڑھنے سے یقیناً انسان کی اصلاح ہوتی ہے اور اسے جلا ملتی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو خواص وعوام میں مقبول بنائے اور اس کے فاضل مؤلف کریم کو اجر جزیل سے نوازے اور ہم سب کو کتاب وسنت کی روشنی میں ہی تمام کاموں کو سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

(فضیلۃ الشیخ) مولانا عبدالرحمن ضیاء
مدرس صحیح بخاری
جامعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ لاہور